As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to "the coming Mehdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims: according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new-life, like a true lover of peace and tranquility and a person poor in heart, — the Muslims of this party considering his appearance as mearly spiritual: while other Muslims, such as Maulvi Muhammad Husain of Batala, editor of Isha-at-Ussunnah and leader and advocate of Ahl-i-Hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughter and upsetter of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire, and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi; I have written this pamphlet to show which of thes two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi"

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English, & hence make itself acquainted with these differences concerning "the coming Mehdi."

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Al-mehdi

بتاریخ ۲۱ فروری طبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مطبع ہوا۔ تعداد جلد ۲۸۰۰

مہدی کے متعلق عقیدے

یہہ ضروری ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ پر ظاہر کروں کہ مہدی معہود کے بارہیں فرقہ وہابیہ کا جو اپنے تئیں اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں جن کا سرگروہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی اپنے تئیں خیال کرتا ہے کیا عقیدہ ہے۔ اور اس بارہیں میرا اور میری جماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اس تمام اختلاف اور باہمی عداوت کی جڑ یہی ہے کہ میں ایسے مہدی کو نہیں مانتا اس لئے میں ان لوگوں کی نظر میں کافر ہوں اور میری نظر میں یہ لوگ غلطی پر ہیں۔ سو میں ذیل میں بمقابل اپنے عقیدہ کے ان لوگوں کا عقیدہ لکھتا ہوں جو مہدی کے بارہیں رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ عقیدہ جو مہدی کی نسبت اہل حدیث کو ہے جن کا اصلی نام وہابی ہے انکے صدہا رسالوں اور کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ نواب صدیق حسن خان کی کتابوں میں سے اس عقیدہ کا کچھ حال بیان کروں کیونکہ مولوی محمد حسین جو انکا سرگروہ ہے صدیق حسن خان کو اس صدی کا مجدد مان چکا ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ) اور اسکی کتابوں کو ایک مجدد کی ہدایات کی حیثیت سے ہر ایک اہل حدیث کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے اور وہ یہ ہے

ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ مہدی کی نسبت

نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۷۳ میں اور نیز اُس کا بیٹا سید نور الحسن خان اپنی کتاب اقتراب الساعہ کے صفحہ ۶۴ میں مہدی کی نسبت اہل حدیث کے عقیدہ کو اسطرح پر بیان کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مہدی ظاہر ہوتے ہی اسقدر عیسائیوں کو قتل کریگا کہ جو ان میں سے باقی رہجائیں گے انکو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہیگا اور ریاست کی بو انکے دماغ میں سے نکل جائیگی اور ذلیل ہو کر بھاگ جائیں گے" پھر اُسی حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۷۴ سطر ۸ میں لکھتا ہے کہ اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کرلیگا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈالکر اسکے سامنے حاضر کیا جائیگا اور تمام خزانے اور بنک گورنمنٹ کے لوٹ لینگے" اور پھر اُسکی زیادہ تشریح کتاب اقتراب الساعہ کے صفحہ ۶۴ میں اسطرح پر کی ہے

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ مہدی کی نسبت

مہدی اور مسیح موعود کے بارہیں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنیکے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔ میرے نزدیک انپر تین قسم کا جرح ہوتا ہے یا یوں کہو کہ وہ تین قسم سے باہر نہیں (۱) اول وہ حدیثیں کہ موضوع اور غیر صحیح اور غلط ہیں اور انکے راوی خیانت اور کذب سے متہم ہیں اور کوئی دیندار مسلمان انپر اعتماد نہیں کرسکتا۔ (۲) دوسری وہ حدیثیں ہیں جو ضعیف اور مجروح ہیں اور باہم تناقض اور اختلاف کی وجہ سے پایہ اعتبار سے ساقط ہیں اور حدیث کے نامی اماموں نے یا تو انکا قطعاً ذکر ہی نہیں کیا اور یا جرح اور بے اعتباری کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور توثیق رواۃ نہیں کی یعنے راویوں کے صدق

بوصفحہ مذکور یعنے صفحہ ۱۴۷ کے تیرھویں سطر سے اٹھارھویں سطر
تک یہ عبارت ہے۔ "ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن
میں طوق ڈالکر انکے یعنے مہدی کے سامنے لائیں گے انکے
خزائن بیت المقدس کا زیور کئے جاویں گے (پھر اسکے بعد
اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اُس رائے کی تائید میں اسکے اپنے
مونہہ کے لفظ یہ ہیں "میں کہتا ہوں ہند میں ابتو کوئی بادشاہ
بھی نہیں ہے یہی چند رئیس ہندو یا مسلمان ہیں سو وہ کچھہ
حاکم مستقل نہیں ہیں بلکہ برائے نام ہیں۔ اس ولایت کے
بادشاہ یورپین ہیں غالباً اسوقت تک یعنے مہدی کے زمانے
تک یہی حاکم یہاں کے رہیں گے ان ہی کو انکے روبرو یعنے
مہدی کے روبرو گرفتار کرکے لیجائیں گے"۔ اور اوپر یہی شخص
لکھہ چکا ہے کہ گردن میں طوق ڈالکر مہدی کے روبرو حاضر کرینگے
اور حجج الکرامہ میں لکھا ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے اور غالباً چودھویں
صدی ہجری میں یہ سب کچھہ ہوجائیگا اور پھر صفحہ ۶۵ اقتراب الساعہ
میں لکھا ہے کہ مہدی عیسائیوں کی صلیب کو توڑے گا یعنے اُن کے
مذہب کا نام ونشان نہیں چھوڑے گا" اور پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۱
میں لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اترکر مہدی کا وزیر بنجائے گا اور
بادشاہ مہدی ہوگا۔ پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۲ میں خوشخبری دیتا
ہے کہ اب مہدی کا زمانہ نزدیک آگیا ہے۔ پھر صفحہ ۳۸۴ میں لکھتا ہے
کہ ایک فرقہ مسلمانوں کا جو اس بات کو نہیں مانتا کہ مہدی اس شان اور
امر یعنے غازی اور مجاہد ہونیکے طور پر آئے گا وہ فرقہ غلطی پر ہے کیونکہ۔

اور دیانت پر شہادت نہیں دی۔ (۳) تیسری وہ حدیثیں ہیں جو درحقیقت
صحیح تو ہیں اور طرق متعددہ سے انکی صحت کا پتا ملتا ہے لیکن یا تو وہ کسی
پہلے زمانہ میں پوری ہوچکی ہیں اور مدت ہوئی کہ ان لڑائیوں کا خاتمہ ہوچکا
ہے اور اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں اور یا یہ بات ہے کہ ان میں
ظاہری خلافت اور ظاہری لڑائیوں کا کچھہ بھی ذکر نہیں صرف ایک
مہدی یعنے ہدایت یافتہ انسان کے آنے کی خوشخبری دیگئی ہے اور
اشارات سے بلکہ صاف لفظوں میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسکی ظاہری
بادشاہت اور خلافت نہیں ہوگی اور نہ وہ لڑے گا اور نہ خونریزی
کرے گا اور نہ اُسکی کوئی فوج ہوگی اور روحانیت اور دلی توجہ کے
زور سے دلونمیں دوبارہ ایمان قائم کردے گا جیسا کہ حدیث لامہدی
الا عیسیٰ جو ابن ماجہ کی کتاب میں جو اسی نام سے مشہور ہے اور
حاکم کی کتاب مستدرک میں انس بن مالک سے روایت کیگئی ہے
اور یہ روایت محمد بن خالد جندی نے ابان بن صالح سے اور ابان بن
صالح نے حسن بصری سے اور حسن بصری نے انس بن مالک سے اور انس
بن مالک نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور اس حدیث
کے معنے یہ ہیں کہ بجز اس شخص کے جو عیسیٰ کی خو اور طبیعت پر آئے گا
اور کوئی بھی مہدی نہیں آئے گا یعنے وہی مسیح موعود ہوگا اور
وہی مہدی ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو اور طبیعت اور طریق
تعلیم پر آئے گا یعنے بدی کا مقابلہ نکرے گا اور نہ لڑے گا اور پاک نمونہ
اور آسمانی نشانوں سے ہدایت کو پھیلائے گا اور اسی حدیث
کی تائید میں وہ حدیث ہے جو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں

اس نشان کے ساتھ مہدی کا ظاہر ہونا صحاح ستہ سے یعنے حدیث کی چھ معتبر کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ پھر صفحہ ۳۹۵ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ زمانہ ظہور مہدی کا اب بہت قریب ہے تمام علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں اور اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے اور پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۴ میں لکھتا ہے کہ عیسیٰ بھی مہدی کی طرح تلوار کے ساتھ اسلام پھیلائے گا دو ہی باتیں ہونگی یا قتل اور یا اسلام۔ اور کتاب احوال الآخرہ کے صفحہ ۳۱ میں بھی لکھا ہے کہ جو عیسائی ایمان نہیں لائیں گے وہ سب قتل کر دیئے جاویں گے۔

غرض یہ عقائد محمد حسین اور اسکے اس گروہ کے ہیں جنکو اب اہل حدیث کے نام سے پکارتے ہیں۔ عوام مسلمان انکو وہابی کہتے ہیں اور محمد حسین انکا سرگروہ اور ایڈوکیٹ اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور ان عقیدوں کا ماخذ یہ لوگ اپنی غلطی سے وہ حدیثیں سمجھتے ہیں جو احادیث کی ایک مشہور کتاب میں جس کا نام مشکوۃ ہے باب الملاحم میں ذکر کیگئی ہیں۔ عربی میں ملاحم بڑی لڑائیوں کو کہتے ہیں اور یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ وہ لڑائیاں ہیں جو مہدی عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ کریگا۔ یہ باب کتاب مظاہر حق جو کتاب مشکوۃ کی شرح ہے اسکے جلد چہارم صفحہ ۳۳۱ سے شروع ہوتا ہے مگر افسوس کہ ان حدیثوں کے سمجھنے میں ان لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے۔ غرض محمد حسین اور اسکا اہل حدیث گروہ اپنے والے مہدی کی نسبت یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور جیسا کہ یہ لوگ خطرناک اور نقض امن کا بہت کچھ والا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اسکے لکھنے کی ضرورت نہیں اور انکے مقابل پر دوسرے کالم میں میرے عقیدے ہیں اور نیز میری جماعت کے۔ فقط

راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

لکھی ہے جسکے لفظ یہ ہیں کہ **یضع الحرب** یعنے وہ مہدی جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے دینی لڑائیوں کو قطعاً موقوف کر دیگا اور اس کی یہ ہدایت ہوگی کہ دین کے لئے لڑائی مت کرو بلکہ دین کو بذریعہ سچائی[سبب ۱] کے نوروں اور اخلاقی معجزات[سبب ۲] اور خدا کے قرب[سبب ۳] کے نشانوں کے پھیلاؤ۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص اس وقت دین کے لئے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے انکی وصیتوں اور حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے۔

اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا **میں ہی ہوں**۔ ہر ایک کو چاہیے کہ ان اخلاق میں مجھے آزماوے۔ اور خراب ظن اپنے دل سے دور کرے میری **بیس برس کی تعلیم** جو براہین احمدیہ سے شروع ہو کر راز حقیقت تک پہونچ چکی ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو اس سے بڑھکر میری باطنی صفائی کا اور کوئی گواہ نہیں۔ میں اپنے پاس ثبوت رکھتا ہوں کہ میں نے ان کتابوں کو عرب اور روم اور شام اور کابل وغیرہ ممالک میں پھیلا دیا ہے اور اس امر سے قطعاً منکر ہوں کہ آسمان سے اسلامی لڑائیوں کے لئے مسیح نازل ہوگا اور کوئی شخص مہدی کے نام سے جو بنی فاطمہ سے ہوگا بادشاہ وقت ہوگا اور دونوں ملکر خونریزیاں شروع کر دینگے خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ یہ باتیں ہرگز صحیح نہیں ہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے کشمیر میں محلہ خان یار میں آپ کا مزار موجود ہے۔ سو جیسا کہ مسیح کا آسمان سے اترنا باطل ثابت ہوا ایسا ہی کسی مہدی غازی کا آنا باطل ہے اب جو شخص سچائی کا بھوکا ہے وہ اسکو قبول کرے فقط



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْن

اے قدیر و خالق ارض و سما — اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر — اے کہ از تو نیست چیزے مُستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر — گر تو دیدستی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را — شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار — ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برآر
آتش افشاں بر در و دیوارِ من — دشمنم باش و تبہ کن کارِ من
ور مرا از بندگانت یافتی — قبلۂ من آستانت یافتی
در دلِ من آں محبت دیدۂ — کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
بامن از روئے محبّت کار کن — اندکے افشاءِ آں اسرار کن
اے کہ آئی سوئے ہر جویندۂ — واقفی از سوزِ ہر سوزندۂ
زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم — زاں محبّت ہا کہ در دل کاشتم
خود بروں آ از پئے ابراءِ من — اے تو کہف و ملجاؤ ماوائے من
آتشے کاندر دلم افروختی — وز دمِ آں غیرِ خود را سوختی
ہم ازاں آتش رُخِ من برفروز — ویں شبِ تارم مبدّل کن بروز

چشم بکشا ایں جہان کور را
زآسماں نور نشان خود نما
ایں جہان بینم پر از فسق و فساد
از حقائق غافل و بیگانہ اند
سر د شد دلہا زمہر روئے دوست

اے شدید البطش بنما زور را
یک گلے از بوستان خود نما
غافلاں را نیست وقت موت یاد
ہمچو طفلاں مائل افسانہ اند
روے دلہا تافتہ از کوئے دوست

سیل در جوش است و شب تاریک و تار
از کرمہا آفتابے را بر آر

چونکہ قدیم سے یہی زمانہ کی عادت ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی ایسا فرقہ پیدا ہوتا ہے کہ اُس قوم کی نظر میں اُس فرقہ کے اصول اور عقائد اُنکے اپنے اصول اور عقیدوں کے برخلاف ہوتے ہیں تو اُس قوم کے سرگروہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اُس فرقہ کو کسی طرح نابود کردیں اور ہمیشہ یہی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ قوم کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے اُنکو بدنام کریں۔ سو یہی معاملہ اس ملک کے بعض مولویوں نے مجھ سے کیا ہے۔ جن میں سے پکا دشمن اور مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ ہے۔ اس بیچارے نے میری بدخواہی کے لئے اپنا آرام حرام کردیا۔ بٹالہ سے بنارس تک اپنا قابل شرم استفتا لیکر میرے کفر کی نسبت مہریں لگواتا پھرا اور پھر جب فقط ایسی کارروائی پر اس کی طبیعت خوش نہ ہوئی تو گورنمنٹ تک خلاف واقعہ یہ باتیں میری نسبت پہونچاتا رہا کہ یہ شخص درپردہ باغی ہے اور مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ حالانکہ آپ ہی اپنے اشاعۃ السنہ میں میرے بارے میں یہ مضمون شایع کرچکا تھا کہ اس شخص کی نسبت بغاوت کا خیال دل میں لانا کمال درجہ کی بے ایمانی ہے اور بار بار لکھ چکا تھا کہ میں اپنی ذاتی واقفیت سے گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص اور اس کا والد مرزا غلام مرتضےٰ صاحب گورنمنٹ انگریزی کے خیر خواہ جان نثار ہیں۔ غرض جب اس دانا گورنمنٹ نے اس حاسد کی باتوں کی طرف کچھ توجہ نہ کی تو پھر اپنی قوم

کو اکسانا شروع کیا اور میری نسبت یہ فتویٰ شایع کیا کہ اس شخص کا قتل کرنا موجب ثواب ہے چنانچہ اس فتویٰ کو دیکھکر اور کئی مولویوں نے بھی قتل کا فتویٰ دیدیا - پس بلاشبہ یہ سچ ہے کہ اگر خدائیتعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان پیدا نہ کرتا کہ اس گورنمنٹ عالیہ کے زیر سایہ مجھے پناہ دیتا تو معلوم نہیں کہ ایسے غازی مجاہد ابتک کیا کچھہ نہ دکھاتے - یہ شخص بار بار مجھے امیر کابل کی دھمکی دیتا رہا ہے کہ وہاں چلو تو پھر زندہ نہ آؤگے - یہ تو ہمیں معلوم تھا کہ یہ شخص امیر کابل کے پاس ضرور گیا تھا - مگر یہ بھید ابتک نہیں کھلا کہ امیر نے اس شخص کو میرے قتل کی نسبت کیوں اور کس وجہ سے وعدہ دیا - مگر یاد رہے کہ میرے منافقانہ اصول نہیں ہیں - اگر اس شخص نے امیر کو میری نسبت یہہ کہکر برگشتہ کیا ہے کہ یہ شخص اس مہدی اور مسیح کے آنے سے منکر ہے جس کا انتظار جسمانی خیالات کے لوگ کر رہے ہیں تو مجھے حق بات کے بیان کرنے میں امیر کابل کا کیا خوف ہی میں برملا کہتا ہوں کہ اس غازی مہدی اور غازی مسیح کے آنے کا میں منکر ہوں گو یہ کلمات کسی بے ادبی پر حمل کئے جائیں - مگر جو کچھہ خدا نے میرے پر ظاہر کیا میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا - میں اس بات کا قائل ہوں کہ روحانی طور پر اسلام کو ترقی ہوگی اور امن اور صلحکاری سے سچائی پھیلے گی - مگر اس شخص کی حالت پر سخت افسوس ہے کہ کئی رنگ بدلاتا ہے - مولویوں کو درپردہ کچھہ کہتا ہی اور گورنمنٹ انگریزی کو کچھہ اور - پھر امیر کابل کے پاس اُس کے خوش کرنے کے لئے اسکی مرضی کے موافق عقائد ظاہر کرتا ہے - میں یقین رکھتا ہوں کہ اس شخص نے کابل میں جاکر اپنے وجود کو عقیدہ کے رو سے امیر کے اغراض کے موافق ظاہر کیا ہے - کیونکہ اگر امیر کابل ایسا ہی شخص ہے جو اپنے مخالف عقیدہ کو پاکر فی الفور قتل کر دیتا ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ ایسے امیر سے یہ کیونکر بچکر آگیا - کیا یہ شخص اقرار کرسکتا ہے کہ یہ امیر کابل کا ہم عقیدہ ہی رہا ہے میرے عقائد سو جیسا کہ وہ واقعی سچے ہیں ایسا ہی وہ ہر ایک فتنہ سے پاک اور مبارک ہیں - ایک دانا سوچ سکتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد کہ کوئی مہدی یا مسیح ایسا آنے والا نہیں ہے جو زمین کو خون سے سرخ کردے گا اور بڑا کمال اس کا یہ ہوگا کہ جبر سے

لوگوں کو مسلمان کرے۔ یہ کیسے عمدہ اور نیک عقائد ہیں جو سراسر امن اور حلم کے اصولوں پر مبنی ہیں جنکی وجہ سے نہ کسی مخالف کو یہ موقعہ ملتا ہے کہ اسلام پر کسی قسم کے جبر کا الزام قائم کرے اور نہ کسی نوع سے خواہ نخواہ کی زندگی کا برتاؤ کرنا پڑتا ہے اور نہ اخلاقی حالت پر کوئی دھبہ لگتا ہے اور نہ ایسے پاک عقیدہ کے لوگ کسی مخالف المذہب گورنمنٹ کے نیچے منافقانہ زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ لیکن وہ عقیدے جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں جن کے لئے یہ لوگ امیدیں کئے بیٹھے ہیں اُنکی تصریح کی ضرورت نہیں۔ ہماری دانا گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانوں کے متفرق فرقوں میں سے خطرناک وہ گروہ ہے جنکے عقائد خطرناک ہیں۔ محمد حسین بٹالوی کا مجھے مہدی سوڈانی سے مشابہت دینا کسقدر گورنمنٹ کو دھوکہ دینا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ میں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا اور نہ ایسے کسی مسیح کے آنے کا انتظار رکھتا ہوں جس کا کام جہاد اور خونریزی ہو تو پھر سوڈانی کو مجھ سے کیا مشابہت اور مجھے اُس سے کیا مناسبت۔ جہانتک میرا خیال ہے میں جانتا ہوں کہ مہدی سوڈانی کے عقیدہ سے ان لوگوں کے عقیدے بہت مشابہ ہیں۔ اگر محمد حسین اور اسکے دس بیس دوست مولویوں کے ایک دوسرے کے روبرو حلفاً اظہار لئے جائیں تو فی الفور پتہ لگ جائے گا کہ مہدی سوڈانی کے عقائد سے میرے عقائد ملتے ہیں یا ان لوگوں کے۔

مجھے کچھ ضرورت نہ تھا کہ میں ان باتوں کا ذکر کروں۔ گورنمنٹ عالیہ خوب دانا ہے وہ کسی کا دھوکا کھا نہیں سکتی۔ لیکن چونکہ محمد حسین نے بارہا میرے پر یہ الزام لگایا ہے کہ گویا مہدی سوڈانی سے میرے حالات مشابہ بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ضرور تھا کہ اس افترا کا میں جواب دیتا۔ خدائیتعالیٰ کا شکر ہے کہ منافقانہ کارروائیوں سے اُس نے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ یہ نہیں کہ محمد حسین کی طرح گورنمنٹ انگریزی کو کچھ بتلاؤں اور اپنے ہم جنس مولویوں پر کوئی اور عقائد ظاہر کروں۔ یہ کس قدر قابل شرم اور کمینہ خصلت ہے کہ محمد حسین بٹالوی نے دوسرے مولویوں سے اُنکے مہدی کے متعلق

عقائد سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور اسی طرح امیر کابل کو بھی خوش کیا اور اُس سے بہت سا روپیہ انعام پایا۔ اور گورنمنٹ کے پاس یہ بیان کیا کہ گویا وہ ایسے عقائد سے بیزار اور ایسی حدیثوں کو سراسر غلط اور موضوع سمجھتا ہے۔ کیا یہ قابل تعریف خصلت ہے؟ ہرگز نہیں۔ منافقوں سے نہ خدا تعالےٰ راضی ہوسکتا ہے اور نہ کوئی دانا گورنمنٹ راضی ہوسکتی ہے۔ ظاہر و باطن ایک ہونا نہایت عمدہ خصلت ہے۔ گورنمنٹ سوچ سکتی ہے کہ یہ لوگ مجھ سے کیوں ناراض ہیں اور اصل جڑ ناراضگی کی کیا ہے۔ گورنمنٹ کے لئے سرسید احمد خاں کے سی ایس آئی کی شہادت کافی ہے جسکو وہ آخری وقت میں میری نسبت شایع کرگئے بلکہ تمام مسلمانوں کو نصیحت دی کہ اس شخص کے اُس طریق عمل پر چلنا چاہیئے جو گورنمنٹ انگریزی کی نسبت اس کے خیالات ہیں۔" کون نیک دل انسان ہے جو اس بات پر اطلاع پاکر افسوس نہیں کریگا کہ محمد حسین نے نہایت کینہ پن سے مسلمانوں کو میرے دُکھ دینے کے لئے آمادہ کردیا۔ میں اپنے طور پر روحانی امور کی دعوت کرتا تھا اور کبھی میں نے محمد حسین کو مخاطب نہیں کیا تھا کہ یکدفعہ اُس نے خود بخود میرے لئے استفتاء طیار کیا اور یہ کوشش کرنا چاہا کہ لوگ مجھے کافر اور دجال قرار دیں۔ پہلے وہ فتویٰ اپنے اُستاد نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا۔ چونکہ نذیر حسین مذکور اُسی کا ہم مشرب اور ہم مادہ ہے اور حواس بھی پیرانہ سالی کے ہیں اور فطرتاً کوتہ اندیش ملاؤں کی طرح بغض اور بخل بھی بہت ہے اس لئے فی الفور بلا توقف میرے کفر پر گواہی دی۔ پھر کیا تھا تمام اس کے فضلہ خوار شاگردوں نے تکفیر کا فتویٰ دیدیا۔ خیر یہ تو وہ امر ہے کہ مرنے کے بعد ہر ایک شخص معلوم کرلے گا کہ کون کافر اور کون مومن ہے لیکن اسجگہ صرف یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ محمد حسین نے خواہ نخواہ سراسر عناد کی وجہ سے فتویٰ طیار کیا۔ اور ہندوستان میں جابجا سیر کرکے صدہا مہریں اُسپر لگوائیں کہ یہ شخص کافر اور دجال ہے اور پھر اُس وقت سے آجتک توہین اور تحقیر اور گالیاں دینے سے باز نہ آیا اور گندی گالیوں کے مضمون اپنے ہاتھ سے لکھے اور محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری اور ابوالحسن تبتی کے نام پر چھپوا دیئے اور پھر اکثر مضمونوں کو نقل کے طور پر اپنے رسالوں میں لکھتا رہا۔ یہ تمام ثابت شدہ امور ہیں صرف ظنی باتیں نہیں ہیں۔ اور پھر اس پر بھی اکتفا نہ کی اور میرے قتل کا فتویٰ دیا۔ بارہا مباہلہ کی درخواست کی اور پھر اعراض کیا

اور مجھے بدنام کیا کہ مباہلہ نہیں کرتے - یہی موجبات تھے جنکی وجہ سے میں نے اشتہار مباہلہ ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کو شایع کیا - جس کے بعد محمد حسین نے ایک چھری خریدی جس سے مجھے اس طور سے بدنام کرنا منظور تہا کہ گویا میں اسکو قتل کرنا چاہتا ہوں - لیکن جس شخص نے پہلے اس سے میرے قتل کا فتویٰ دیا اس کا چھری خریدنا کس بات پر دلالت کرتا ہے - سوچنا چاہیے کہ میں نے اپنی پیشگوئی کے معنے صاف طور پر اشتہار میں درج کئے تھے کہ اس سے مراد کسی کی موت وغیرہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جو شخص جھوٹا ہے وہ علماء اور اہل انصاف کی نظر میں ذلیل ہوگا اور اس ذلت کو قانون سے کچھہ تعلق نہ تہا مگر تاہم بعض اہل غرض نے مجھے قانون کا نشانہ بنانا مدعا رکھکر حکام تک اس بات کو پہونچایا - اگر دو چار عربی جاننے والوں سے اس الہام کے حلفاً معنے پوچھے جاتے اور سب سے پہلے چند عربی دان لوگوں کا میرے روبرو کے اظہار لیا جاتا تو یہ مقدمہ ایک قدم بھی نہ چل سکتا - کیونکہ ایسی ذلت کو جو علماء کے فتوے پر موقوف ہی قانون سے کچھہ بھی تعلق نہ تہا مگر ایسا نہ ہوا اور اسی وجہ سے بڑا حرج پیش آیا - حالانکہ اشتہار ۲۱ر نومبر اور ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء میں اسکی تشریح بھی موجود تہی - محمد حسین نے اپنی پورانی عادت کے موافق آتھم اور لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تہی اس سے اس طور سے فائدہ اٹھانا چاہا کہ گویا وہ تمام شور اور خونریزی میرے مشورہ اور ایما سے ہوئی تھی اور ایسی پیشگوئیاں میرا قدیم شیوہ ہے - مگر افسوس کہ کسی کو ابتک یہہ خیال نہیں آیا کہ وہ دونوں پیشگوئیاں ان دونوں شخصوں کے سخت اصرار کے بعد ہوئی تھیں اور انھوں نے خود اپنی رضامندی سے ان پیشگوئیوں کو میرے شایع کرنے سے پہلے شایع کیا تہا جس کے ثبوت کافی طور پر موجود ہیں تو پھر میرے پر کونسا الزام تہا - ان پیشگوئیوں کے مضمون کے موافق ان دونوں نے وفات پاکر پیشگوئیوں کو سچا کر دیا ایک اپنی موت سے مرا اور دوسرا کسی کے مارنے سے - عبد اللہ آتھم جو اپنی موت سے مرا تھا اس نے زمانہ پیشگوئی میں کبھی ظاہر نہ کیا کہ اس کے مارنے کے لئے کبھی کوئی حملہ ہوا - چونکہ پیشگوئی شرطی تہی اس لئے اس نے اسلامی عظمت کا خوف دل میں پیدا کرکے اسقدر فائدہ اٹھا لیا کہ جب تک وہ خاموش رہا زندہ رہا اور جب اس نے عیسائیوں کی تعلیم سے یہہ کہنا شروع کیا کہ میں نے اسلامی

عظمت سے کچھہ خوف نہیں کیا تو اس جھوٹ بولنے کی وجہ سے خدا نے اس کو جلد تر اٹھا لیا تا پیشگوئی کا پورا ہونا لوگوں پر ظاہر کرے جیسا کہ میرے الہام میں پہلے سے یہی درج تھا۔ سو عبد اللہ آتھم کی نسبت دو طور سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ اول الہامی شرط کے موافق اسلامی عظمت سے خوف کرنے اور پندرہ مہینے تک تحقیر اسلام سے زبان بند رکھنے کی وجہ سے خدائے رحیم نے اسکو مہلت دی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ ہے اور پھر پندرہ مہینے یعنے میعاد پیشگوئی گذرنے کے بعد اس کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس نے اس خوف کی وجہ سے فائدہ مہلت اور تاخیر کا نہیں اٹھایا بلکہ اتفاقاً ایسا ہی ہوگیا۔ سو اس خیال پر جب اس نے اصرار کیا اور چند افترا بھی کئے اور سمجھا کہ اب میں بچگیا تو خدا تعالے نے اس سے اپنی امان کو واپس لے لیا اور میرے آخری اشتہار سے چھہ مہینے کے اندر وہ فوت ہوگیا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ صرف شرط سے اس نے فائدہ اٹھایا تھا شرط کو توڑا اور فوراً پکڑا گیا۔ پس آتھم میں دو پیشگوئیاں پوری ہوئیں (۱) شرط سے فائدہ اٹھانے کی۔ (۲) اور شرط توڑنے کے بعد فوراً پکڑے جانے کی۔ اور لیکھرام کی پیشگوئی میں کوئی شرط نہ تھی۔ اس لئے وہ ایک ہی پہلو پر پوری ہوئی۔ کیسے نادان اور ظالم اور خائن وہ شخص ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی ہم اُن کو بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

یہہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بعض بخیل طبع دل کے اندھے ایک دو اور پیشگوئیوں پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر یہہ سراسر ان کا افترا ہے اور سچ اور واقعی یہی بات ہے کہ میری کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کہ جو پوری نہیں ہوگئی۔ اگر کسی کے دل میں شک ہو تو وہ سیدھی نیت سے ہمارے پاس آجائے اور بالمواجہ کوئی اعتراض کرکے اگر شافی کافی جواب نہ سُنے تو ہم ہر ایک تاوان کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ ایسے لوگ بخل سے اعتراض کرتے ہیں نہ انصاف سے۔ اگر یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے وقتوں میں ہوتے تو انپر بھی ایسے ہی اعتراض کرتے جو مجھپر کرتے ہیں۔ جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اس کو ہم راہ دکھلا سکتے

ہیں۔ مگر جو بخل اور خود غرضی اور تکبر سے اندھا ہو گیا ہو اسکو کیا دکھا سکتے ہیں۔ تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیشگوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہو چکی ہیں۔ صدہا نیک دل انسان گواہ ہیں۔ بہت سی تحریریں پیش از وقت شایع ہو چکی ہیں پھر بھی اگر کوئی بخل کی راہ سے خواہ نخواہ شکوک اور اعتراضات پیش کرتا ہے اور سیدھے طور پر صحبت میں رہکر تجربہ نہیں کرتا اور نہ اہل تجربہ سے دریافت کرتا ہے اور دجل اور خیانت کی کی راہ سے دھوکہ دینے والے اعتراضات مشہور کرتا ہے اور خیانت اور دروغگوئی سے باز نہیں آتا وہ اُن منکرین کا وارث ہے جو اس سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کے مقابل پر گذر چکے ہیں۔ خدا اپنے بندوں کو ایسے منصوبہ باز لوگوں کے بہتانوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اس بات کا کیا سبب ہے کہ یہ لوگ چوروں کی طرح دور دور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالمقابل آکر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب سننا چاہتے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ یہ لوگ اپنے دجل اور بددیانتی سے واقف ہیں اور ان کا دل انکو ہر وقت جتلاتا ہے کہ اگر تم نے ایسے بیہودہ اور جہالت اور خیانت سے بھرے ہوئے اعتراض روبرو پیش کئے تو اس صورت میں تمہاری سخت پردہ دری ہو گی اور تمہاری دھوکہ دینے والی باتیں یکدفعہ کالعدم ہو جائیں گی تب اُسوقت ندامت اور خجالت اور رسوائی رہ جائیگی اور اعتراض کا نام و نشان نہ رہے گا۔

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی بھی امر ایسا نہیں ہے جسکی نظیر پہلے انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تمیز لوگ چونکہ دین کے باریک علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں اس لئے قبل اسکے جو عادۃ اللہ سے واقف ہوں بخل کے جوش سے اعتراض کرنے کے لئے دوڑتے ہیں اور ہمیشہ بموجب آیت کریمہ یتربّصون علیکم الدوائر میری کسی گردش کے منتظر ہیں اور علیہم دائرۃ السوء کے مضمون سے بے خبر۔ انہیں سے ایک نے علم جفر کا دعوی کرکے میری نسبت لکھا ہے کہ "بذریعہ جفر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص

کاذب ہو۔ مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جھوٹی خواب اور مردود علم ہے جس کے ذریعہ سے شیعہ یہ باتیں نکالا کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نعوذ باللہ ظالم اور دائرہ ایمان سے خارج ہیں۔ پس ایسے جھوٹے طریق کا وہی لوگ اعتبار کریں گے جن کے دل سچائی سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط ہندو مذہب ہی سچا ہے اور باقی تمام نبیوں کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذہب جھوٹے ہو جائیں گے۔ افسوس یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کمینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جسکو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر انکو بہت شرمندہ کرتا ہے۔ اظہار علی الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھکر اردگرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اُسکو نظر آسکتی ہے۔ لیکن جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے رہجاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ انکی نظر کو اونچے مکان تک لیجاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں اور انجام کی خبر دیتے ہیں۔ اور نشیب کا آدمی انجام کی خبر نہیں دے سکتا۔ اسی لیے بلعم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پہچاننے میں دھوکہ کھایا اور اُسکو انکا وہ عالی مرتبہ برگزیدگی کا معلوم نہ ہو سکا جس سے ڈر کر وہ ادب اختیار کرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی یہودیوں میں کئی ملہم اور خواب بین تھے۔ مگر چونکہ وہ نشیب میں تھے اور اظہار علی الغیب کا اُن کو مرتبہ نہیں دیا گیا تھا اس لئے وہ حضرت عیسیٰ کو شناخت نہ کر سکے اور اپنے جیسا بلکہ اپنے سے بھی کمتر ایک انسان سمجھ لیا اور خواب بینوں اور الہام یابوں کے لئے یہ ایک ایسا ابتلاء ہے کہ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو اکثر اس میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور نیم مُلا خطرہ ایمان کی مثل انپر صادق آجاتی ہے۔ اس لئے تمام نشیب اور اظہار علی الغیب کا فرق یاد رکھنے کے لائق ہے۔ بہت سے ایسے ناہینا ملہم جیسے پیر گڑھے میں سے نہیں نکلے ہماری نسبت ایسی پیشگوئیاں کرتے ہیں کہ گویا اب

ہمارے سلسلہ کا خاتمہ ہے - وہ اگر توبہ کریں تو اُن کے لئے بہتر ہے - اُنکو یاد رکھنا چاہیے کہ زندگی کے درمیانی حصوں میں انبیاء علیہم السلام بھی بلاؤں سے محفوظ نہیں رہے مگر انجام بخیر ہوا - اسی طرح اگر ہمیں بھی اس درمیانی مراحل میں کوئی غم پہونچے یا کوئی مصیبت پیش آوے تو اُسکو خدا تعالےٰ کا اخیری حکم سمجھنا غلطی ہے - خدا تعالےٰ کا حتمی وعدہ ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ میں برکت ڈالے گا اور اپنے اِس بندہ کو بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ اِس بندہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے وہ ہر ایک ابتلا اور پیش آمدہ ابتلا کا بھی انجام بخیر کریگا اور دشمنوں کے ہر ایک بہتان سے انجام کار بریت ظاہر کردے گا - اس بارہ میں اس کے پاک الہام اسقدر ہوئے ہیں کہ اگر سب لکھے جائیں تو یہ اشتہار ایک رسالہ ہو جائے گا - لہذا چند الہام اور ایک خواب بطور نمونہ ذیل میں لکھتا ہوں - اور وہ یہ ہیں -

مجھے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ جمعہ کی رات میں جس میں انتشار روحانیت مجھ محسوس ہوتا تھا - اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا ایک رؤیا ہوا - یہ رؤیا اُنکے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہیں - میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھسے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بنجائے تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جسکو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں - تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اُس پتھر کو زمین پر پھینک دیا - پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دعا میں محو ہو گیا - جب بعد اسکے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بنگیا - سب سے پہلے میری نظر اُسکی آنکھوں پر پڑی - اُسکی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں - تب میں یہ دیکھکر کہ خدا نے پتھر کو جسکی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جسکی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور صورت اور سفید چاند اہے خدا کی قدرت کو یاد کرکے وجد میں آگیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا اور میں

سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالےٰ کی بزرگی کا ان الفاظ سے اقرار کرتا تھا کہ ربی الاعلیٰ۔ ربی الاعلیٰ۔ اور اسقدر اونچی آواز تھی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دور دور جاتی تھی۔ تب میں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھاگو تھا اور غالباً اس دعا کی اُس نے درخواست کی تھی یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں اور میں یہ اُسکو کہہ رہا تھا کہ پھر یکدفعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے تصور سے میرے دل نے جوش مارا اور میرا دل اُس کی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر میں پہلی طرح وجد میں آکر سجدہ میں گر پڑا اور ہر وقت یہ تصور میرے دل کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الٰہی تیری کیسی بلند شان ہے تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تو نے ایک بیجان پتھر کو بھینس بنا دیا۔ اُسکو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اسکے دودھ کی بھی امید ہے قدرت کی باتیں ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ میں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ قریباً اُسوقت رات کے چار بج چکے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں نے اسکی یہ تعبیر کی ہے کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے پر خلاف واقعہ اور سراسر جھوٹھ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہونچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہونگے اور جیساکہ خدا تعالےٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اُسکو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں اسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حکام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہونچ جائیں گے۔ **یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔**

یہ شکر کی بات ہے کہ جن حکام کے ہم ماتحت کئے گئے ہیں وہ سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ اگر وہ غلطی کریں تو نیک نیتی سے غلطی کرتے ہیں اور اصل بات کی کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے بعد جو مجھے الہام ہوئے وہ اسی رویا کے مؤید ہیں وہ بھی ذیل میں لکھتا ہوں تاکہ اُس آخری وقت میں جب یہ باتیں پوری ہوں لوگوں کے ایمان قوی ہوں۔ مگر میں نہیں جانتا کہ یہ کب پورا ہوگا اور کس کے ہاتھ پر پورا ہوگا اور اس کا وقت کونسا ہے۔ میں یقیناً

جانتا ہوں کہ یہ دھوکہ جو ہمیشہ گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے برقرار نہیں رہے گا اور آخرکار یہ ہوگا کہ حکام انصاف پسند خداداد ودیعت اور بصیرت اور روشن ضمیری سے میرے اصل حالات پر مطلع ہو جائیں گے۔ تب اُسی کے موافق جو میں نے دیکھا جو بغیر وسیلہ انسانی ہاتھوں کے خدائی قدرت نے ایک پتھر کو ایک خوبصورت سفید رنگ بھینس بنا دیا اور اُسکو نہایت روشن آنکھیں عطا فرمائیں میری اصل حقیقت حکام پر کھل جائے گی۔ وہ گھڑی اور وہ دن خدا کو معلوم ہے۔ مگر جلد ہو یا دیر سے ہو گورنمنٹ عالیہ پر میری صفائی اور نیک چلنی اور گورنمنٹ کی نسبت کمال وفاداری ہر ایک شخص پر کھل جائے گی۔ اور وہ خیالات جو میری نسبت مشہور کئے جاتے ہیں غلط ثابت ہونگے۔ اور الہامات جو اس خواب کے موید ہیں یہ ہیں۔

انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والّذین ہم محسنون۔ انت مع الذین اتقوا۔ وانت منی یا ابراھیم۔ یاتیك نصرتی انی انا الرحمٰن۔ یا ارض ابلعی ماءك۔ غیض الماء وقضی الامر۔ سلام قولاً من رب رحیم۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ انا تجالدنا فاقطع العدوّ واسبابہ۔ ویل لھم انی یوفکون۔ یعض الظالم علی یدیہ ویوثق۔ وانّ اللّٰہ مع الابرار۔ وانہ علی نصرھم لقدیر۔ شاھت الوجوہ۔ انہ من آیۃ اللّٰہ وانہ فتح عظیم۔ انت اسمی الاعلیٰ۔ وانت منی بمنزلۃ محبوبین۔ اخترتك لنفسی۔ قل انی اُمرتُ وانا اوّل المومنین۔ یعنے خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تو میرے ساتھ ہے اے ابراہیم۔ میری مدد تجھے پہونچے گی۔ میں رحمان ہوں۔ اے زمین اپنے پانی کو یعنے خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئیں ہیں نگل جا۔ پانی خشک ہو گیا اور بات کا فیصلہ ہوا۔ تجھے سلامتی ہے یہ رب رحیم نے فرمایا۔ اور اے ظالمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اُس کے تمام اسباب کاٹ دیئے اُنپر واویلا ہے کیسے افترا کرتے ہیں۔ ظالم اپنے ہاتھ

کاٹے گا۔ اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ اور خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ وہ اُنکی مدد پر قادر ہے۔ مونہہ بگڑیں گے۔ خدا کا یہ نشان ہے اور یہ فتح عظیم ہے۔ تو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے اور تو محبوبین کے مقام پر ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ کہہ میں مامور ہوں اور تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔

گورنمنٹ عالیہ کے سچّے خیرخواہ کے پہچاننے کے لئے ایک کھلا کھلا طریق آزمایش

(گورنمنٹ عالیہ سے بادب التماس ہے کہ اس مضمون کو غور سے دیکھا جائے اور حسب منشائے درخواست ہر دو فریق کا امتحان لیا جائے)

چونکہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ ہمیشہ پوشیدہ طور پر کوشش کرتا رہا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی کو میرے پر بدظن کرے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ کئی سال سے اُس کا یہی شیوہ ہے اسلئے میں نے مناسب دیکھا ہے کہ محمد حسین اور میری نسبت ایک ایسا طریق آزمایش قائم ہو جس سے گورنمنٹ عالیہ کو سچا خیر خواہ اور چھپا ہوا بدخواہ معلوم ہو جائے۔ اور آیندہ ہماری دانا گورنمنٹ اسی پیمانہ کے رو سے دونوں میں سے مخلص اور منافق میں امتیاز کر سکے۔ سو وہ طریق میری دانست میں یہ ہے کہ چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھی گئی ہیں اور ایسی ہیں کہ اُنکو جو شخص اپنا عقیدہ بنا دے وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے اُن عقائد کو اس طرح پر آلہ شناخت مخلص و منافق بنایا جائے کہ عرب یعنے مکہ اور مدینہ وغیرہ عربی بلاد اور کابل اور ایران وغیرہ میں شایع کرنے کے لئے عربی اور فارسی میں وہ عقائد ہم دونوں فریق لکھکر اور چھاپ کر سرکار انگریزی کے حوالہ کریں تاکہ وہ اپنے اطمینان کے موافق شایع کردے۔ اس طریق سے جو شخص منافقانہ طور پر برتاؤ رکھتا ہے اُس کی حقیقت کھل جائے گی۔ کیونکہ وہ ہرگز ان عقائد کو صفائی سے نہیں لکھے گا اور اُن کا اظہار کرنا اُسکو موت معلوم ہوگی۔ اور اُن عقائد کا شایع کرنا اُس کے لئے محال ہوگا۔ اور مکہ اور مدینہ میں ایسے اشتہار بھیجنا تو اُس کو موت سے بدتر ہوگا۔ سو اگرچہ میں عرصہ بیس برس سے ایسی کتابیں عربی اور فارسی میں تالیف کرکے ممالک عرب اور فارس میں شایع کر رہا ہوں لیکن اس امتحان کی غرض سے اب بھی اس اشتہار کے ذیل میں ایک تقریر عربی اور فارسی میں اپنے پُر امن عقائد کی نسبت اور مہدی اور مسیح کی غلط روایات کی نسبت اور گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت شایع کرتا ہوں۔ میرے نزدیک

یہ ضروری ہے کہ اگر محمد حسین جو اہل حدیث کا سرگروہ کہلاتا ہے میرے عقائد کی طرح امن اور صلحکاری کے عقائد کا پابند ہے تو وہ اپنا اشتہار عربی اور فارسی میں چھاپ کر دوسو کاپی اسکی میری طرف روانہ کرے تا میں اپنے ذریعہ سے مکّہ اور مدینہ اور بلاد شام اور روم اور کابل وغیرہ میں شایع کروں۔ ایسا ہی مجھ سے دوسو کاپی میرے اشتہار عربی اور فارسی کی لے لے تا بطور خود اُنکو شایع کرے۔

ہماری دانا گورنمنٹ کو بخوبی یاد رہے کہ یونہی گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے صرف بگفتن کوئی رسالہ ذومعنیین لکھنا اور پھر اچھی طرح اُسکو شایع نکرنا یہ طریق اخلاص نہیں ہے یہ اور بات ہے۔ اور سچے دل سے اور پورے جوش سے کسی ایسے رسالہ کو جو عام خیالات مسلمانوں کے برخلاف ہو درحقیقت غیر ممالک تک بخوبی شایع کر دینا یہ اور بات ہی اور اُس بہادر کا کام ہے جس کا دل اور زبان ایک ہی ہوں اور جس کو خدا نے درحقیقت یہی تعلیم دی ہے۔ بھلا اگر یہ شخص نیک نیت ہے تو بلا توقف اُسکو یہ کارروائی کرنی چاہیے۔ ورنہ گورنمنٹ یاد رکھے اور خوب یاد رکھے کہ اگر اُس نے میرے مقابل پر ایسا رسالہ عربی اور فارسی میں شایع نہ کیا تو پھر اس کا نفاق ثابت ہو جائیگا۔ یہ کام صرف چند گھنٹہ کا ہے اور بجز بدنیتی کے اس کا کوئی مانع نہیں۔ ہماری عالی گورنمنٹ یاد رکھے کہ یہ شخص سخت درجہ کے نفاق کا برتاؤ رکھتا ہے اور جن کا یہ سرگروہ کہلاتا ہے وہ بھی اسی عقیدے اور خیال کے لوگ ہیں۔

اب میں اپنے وعدہ کے موافق اشتہار عربی اور فارسی ذیل میں لکھتا ہوں اور سچائی کے اختیار کرنے میں بجز خدا تعالےٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور میں نے حُسن ترتیب اور دونوں اشتہاروں کی موافقت تامّہ کے لحاظ سے قرین مصلحت سمجھا ہے کہ عربی میں اصل اشتہار لکھوں اور فارسی میں اُسی کا ترجمہ کردوں تا دونوں اشتہار اپنے اپنے طور پر لکھے جائیں اور نیز عربی اشتہار جسکو ہر ایک غیر زبان کا آدمی بآسانی پڑھ نہیں سکتا اُس کا ترجمہ بھی ہو جائے چنانچہ اب وہ دونوں اشتہار لکھکر اس رسالے کے ساتھ شامل کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

۲۱ فروری ۱۸۹۹ء

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد از قادیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم یا اخوتی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - **امابعد** فاسمعوا منی یا عباد اللہ

شما سلام اے برادران من ورحمت خدا وبرکات او باد بشنوید از من اے بندگان نیکوکار

الصالحین - ویا اخواننا من بلاد الروم والشام والارض المقدسۃ مکۃ ومدینۃ

واے برادران ما از دیار روم وشام وخاک پاک مکہ وشہر سیدنا خاتم النبیین

التی ھی دار ھجرۃ سیدنا ونبینا خاتم النبیین - وفارس ومصر وکابل وغیرھا من الارضین - رحم

وفارس ومصر وکابل ودیگر زمین ہا خدا تعالے بر شما

اللہ وایدکم وکان معکم فی الدنیا ویوم الدین - وھدانا وھداکم الی حق مبین -

رحم کند ودر دنیا وروز آخرت با شما باشد وما را وشما را سوئے راہ راست ہدایت

انی ادعوکم الی مراضی اللہ الرحیم - وادعوالی وصایا نبی اللہ الکریم - علیہ

فرماید - من شما را سوئے رضامندی ہائے او تعالے می خوانم وسوئے وصیتہائے نبی کریم صلی اللہ

الف الف صلوۃ من اللہ الکبیر العظیم - وابشرکم بما ظھر فی ھذہ الدیار -

علیہ وسلم دعوت می کنم وشما را ازاں واقعہ بشارت می دہم کہ دریں

بفضل اللہ الودود الغفار - وابشرکم بایام اللہ وتنفس صبح الصادقین - و

ملک بفضل ایزد مہربان ظہور گرفتہ است - وشما را بروزہائے خداوند عز وعلا وصبح صادقان

وابشرکم برحمۃ نزلت من ربنا وھو ارحم الراحمین - یا عباد اللہ انہ عز وجل

ورحمت نازلہ مژدہ می رسانم اے بندگان خدا او تعالی سوئے

نظر الی الارض فرای ان الفتن فیھا کثرت والدیانۃ قلت والقلوب قست - والصدور ضاقت وما من یوم یمضی -

زمین نگہ کرد ودید کہ فتنہ ہا در وبسیار شدہ اند ودیانت کم گردید ودلہا سخت گشت وسینہا تنگ شدہ وہیچ روزے نمی گزرد

ولا شھر ینقضی - الا تزید الفتن - وتشتد المحن - وملئت الارض بانواع

وہیچ ماہے سپری نمی شود مگر آں فتنہ ہا رد زافزوں ہستند ومحنت ہا سخت شدہ اند وزمین باقسام بدعات

البدعات - وتُرِكَتْ السنة والقرآن وظهر الفساد في النيات - وغلبت على القلوب

پرشده ومردم سنت وقرآن را ترک کرده و از نیتها فساد ظاهر شده و بر دلها محبت شهوات

حب الشهوات - وزالت من الجباه انوار الحسنات - بل على الوجوه من فساد القلوب

استیلاء یافته و از پیشانی ها نورهائے نیکی دور شده بلکه بر روها از فساد دلها سیاهی و

سواد وقحول - وضمر وذبول - وجبن واِحجام - ووساوس واوهام - وجهلوا كلماً

زشتی است ولاغری وذوبان و نامردی وپس اشتلن ووساوس واوهام پیدا اند دآنچه سیدنا

اوتوا من النبي المصطفى - ونسوا وصايا القرآن وما قال خير الورى - وبقي في ايديهم

ومولانا پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم هدایت ها داده بود همه را یک لخت فراموش کرده اند ووصیت هائے

قشر واضاعوا لب الايمان - واقبلوا على الدنيا وشهواتها وآثروا سُبُل الشيطان -

قرآن را از یاد داده ودر دست شان پوستے مانده است ومغز ایمان را بر باد داده وبر دنیا وشهوات آن

وما تجدون اكثرهم الا فاسقين - مجترئين غير خائفين - وترون اكثر العلماء

سرفرو افگنده وراه هائے شیطان را اختیار کرده واکثر ایشان را فاسق وبیباک وناترسنده خواهید یافت -

يقولون ولا يفعلون - والزهداء يراؤن ولا يخلصون - ولا يتبتلون الى الله ولا

واکثر علماء را خواهید دید که بگویند ونمی کنند وزاهدان را خواهید دید که ریا می کنند واخلاص نمی ورزند وسوئے خدا انقطاع نمی

يتقون - وترون عامة الناس تمايلوا على الدنيا والى الآخرة لا يلتفتون - ويتعامون

شوند وتقوی نمی ورزند - وعامه مردم را مشاهده خواهید کرد که بر دنیا نگون سار شده اند وبسوئے آخرت التفات

ولا يبصرون - وينومون مستريحين ولا يستيقظون - واهل الملل الأخرى يبذلون

نمی کنند ودانسته چشم خود را کور می کنند ونمی بینند - ودر خواب خوش هستند وبیدار نمی شوند - وقومهائے دیگر مالهائے

اموالهم وجهدهم لاشاعة الضلالات - وكذالك فسدت الارض من سوء

خود را وکوشش خود را برائے اشاعت ناراستی خرچ می کنند وهم چنیں زمین از بد اعتقادیها فاسد گردید

الاعتقادات - واخرجت اثقالها من انواع المكائد والخزعبلات - فاقتضت

وانواع واقسام باطل منتشر شد پس عنایت

العناية الالهية - ان يبعث عبداً من عباده لتنوير القلوب المظلمة - ويُصلح

الهیه تقاضا فرمود تا بنده را از بندگان خود برائے روشن کردن دلهائے تاریک مبعوث کند وبر دست او

علی یدیه مواد المفاسد الموجودة - فاختارنی فضلاً ورحمة من عنده لهذه الخطة
اصلاح مواد فسادہائے موجودہ فرماید پس از فضل محض و رحمت خاص مرا برائے این کار بزرگ
العظیمة - واعطانی حظاً کثیراً من المعارف الروحانیة - وخفایا العلوم النبویة -
برگزید و مرا از معارف روحانیه و علوم پوشیده نبوت و باریکی ہائے کلام اللہ بہرہ وافر بخشید -
والدقایق الفرقانیة - وسمّانی مسیحاً موعوداً لاحیی القلوب المائتة - بقدرته الکاملة
و نام من مسیح موعود نہاد تا من دلہائے مردہ را بقدرت کاملہ او زندہ
واجدد امر التوحید واشیّد مبانی الملة - وانی انا آیة اللہ التی جلاّها لوقتها رحماً
گردانم و کار و بار توحید را تازگی بخشم و بنیادہائے ملت را بلند و محکم گردانم - و من نشان خدا تعالی ہستم کہ بروقت
علی الخلیقة - فهل انتم تقبلوننی او تردون من اتاکم من الحضرة - وقد بلغت ما
خود از رحمت و فضل ظاہر کردہ شد پس آیا شما مرا قبول می کنید یا آنکسی را رد خواہید کرد کہ از حضرت عزت پیش
امرت فکونوا من الشاهدین - والذین کذبونی فما کان تکذیبهم الا من العمیة -
شما آمدہ است - و من ہرچہ مرا حکم بود بشما رسانیدم پس گواہ باشید - و آنانکہ تکذیب من کردہ اند پس تکذیب شان
فانهم ما تدبروا دقایق اخبار خیر البریة - علیه الصلوة والسلام من حضرة العزة -
بجز این سببے نداشت کہ ایشان را چشم کشادہ نبود چراکہ اوشان در باریکی ہائے احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ
وکانوا بادی الرای مستعجلین - فاخذهم بخل وعناد نشأ من اهوائهم - واستولی
وسلم ہیچ فکرے و غورے نکردہ اند و ایشان مردم سطحی خیال بودند و نیز شتاب کار پس ایشان را بخلے و عنادی
علیهم سیل شحنائهم فما کانوا مهتدین - وقالوا ان المسیح ینزل من السماء - وان
کہ از ہوائے نفس شان پیدا شد فرو گرفت و سیلاب کینہ بر ایشان غالب گردید پس راہ راست را ندیدند و گفتند کہ مسیح
المهدی یخرج من بنی الزهراء - وانهما یتقلدان الاسلحة - ویحاربان الکفرة -
از آسمان خواہد آمد و مہدی از بنی فاطمہ خروج خواہد کرد - و ایشان اسلحہ خواہند پوشید و با کافران جنگہا خواہند کرد
ویسفکان الدماء - ولا یرحمان الرجال ولا النساء - ولا یترکان ولا یدخلان السیوف فی اجفانها حتی یکون الناس کلهم
و خونریزی ہا خواہند نمود و نہ بر مردان و نہ بر زنان رحم خواہند کرد و نخواہند گذاشت و نہ شمشیر ہا در نیام ہا خواہند کرد تا وقتیکہ ہمہ مردم
مسلمین - وقالوا ان المهدی یفحم الکفرة بالتعزیرات السیاسیة - لا بالآیات السماویة
مسلمان نخواہند شد و گفتند کہ مہدی با سزاہائے سیاسیہ دہان مردم بند خواہد کرد و نہ با نشان ہا -

ولا یترك فی الارض بیت کافر۔ ویضرب عنق کل مقیم ومسافر۔ الا ان یکونوا

وبر روئے زمین ہیچ خانہ کافرے نخواہد گذاشت وگردن ہر مقیم ومسافر خواہد زد مگر اینکہ ایمان آرند

مومنین۔ ویحارب النصاری وکل من قبل الملۃ النصرانیۃ۔ ویؤم بلاد الھند وغیرہ

وبا نصاری جنگہا خواہد کرد — وقصد بلاد شاں یعنی ہند وستان وغیرہ خواہد کرد

وینال الفتوح العظیمۃ۔ ویقتل وینھب ویغنم ویسبی الرجال والنسوۃ۔ وللمسیح

نمود وفتوحات عظیمہ اورا حاصل خواہند شد وقتل وغارت گری وبردہ ساختن وکفار را در حلقہ غلامان

ینزل من السماء لیعاونہ کالخدماء۔ ولا یقبل الجزیۃ ولا الفدیۃ ویحب ان

آوردن کار او خواہد بود۔ ومسیح از آسمان نازل خواہد شد تا ہمچو خادمان مدد مہدی کند وجزیہ وفدیہ را قبول

یقتل من فی الارض من الکفار اجمعین۔ وکذالك یطاء افواجھما ارض اللہ

نخواہد کرد ودوست خواہد داشت کہ تمام کفار را کہ بر روئے زمین باشند بکشد وہم چنیں فوجہائے ایشان برزمین

سفاکین۔ غیر راحمین۔ وقالوا ھذہ عقائد اتفق علیھا امم من العلماء۔ ونقلھا

خون کشندگاں بیرحمانہ گذرد وبر ہیچ کس رحم نخواہند فرمود۔ ومی گویند کہ ایں آں عقائد ہستند کہ بر آنہا اولین وآخرین

خلفھا من سلفھا وحاضرھا من غابرھا وکثیر من الکبراء۔ واما نحن یاعباد

اتفاق کردہ اند وخلف وسلف برآں متفق اند — مگر ما اے بندگان خدا

اللہ الرحیم۔ فما وجدنا ھذہ العقائد صحیحۃ صادقۃ بل وجدناھا سقطا و

ایں عقائد را صحیح نیافتیم — بلکہ ردی وخلاف واقعہ

ردیا الا من الرسول الکریم۔ وعلمنی ربی انہ خطاء وما آتا رسولنا شیئا من مثل

یافتیم نہ از رسول کریم۔ — ومرا رب من بیاموخت کہ آں خطاست و رسول کریم

ھذا التعلیم۔ وانھم من الخاطئین۔

ایں تعلیم نداوہ است۔ وایشاں خطا کردہ اند۔

فالمذھب الذی اقامنا اللہ علیہ ھو مذھب حلم ورفق وتودۃ۔ لا قتل و

پس مذہبے کہ خدا تعالیٰ ما را برآں قائم کردہ است آں مذہب حلم ورفق وآہستگی است نہ قتل و

سبی واخذ غنیمۃ۔ وھذا ھو الحق الواجب فی زماننا وانا من المصیبین۔ فان امر الجہاد

غلام گرفتن وتاراج مال دشمنان۔ وہمیں حق واجب در زمانہ ماست وما بر صواب ہستیم — چرا کہ حکم جہاد

كان فى بدو ايام الاسلام - وكان حفظ نفوس المسلمين موقوفا على قتل القاتلين و

در زمانه ابتدائی اسلام بود و نگهبانی جان مسلمانان موقوف برین بود که کشندگان را بکشند و ظالمان را سزائے

الانتقام - بما كانوا قليلين وكان الكفار غالبين كثيرين سفاكين - وما امر المومنون

کردار دہند - چراکہ مسلمانان در آنوقت جماعتے اندک بودند - و کفار بوجہ غلبہ و کثرت خود خونریزیہا می کردند - و

للحرب والقتال - الا بعد ما لبثوا عمرا مظلومين مضروبين وذبحوا كالمعز والجمال - و

مسلمانان را حکم جنگ و قتال صرف در آنوقت شد کہ چوں تا عمرے دراز جور کشیدند و سختی ہا چشیدند - و ہم چو

طال عليهم الجور والجفاء - وتوالى الظلم والايذاء - حتى اذا اشتد الاعتداء - وسمع

گوسپندان و شتران کشتہ شدند و بر ایشان جور و جفا از حد و اندازہ بیروں شد و ستم و ایذا متواتر گردید پس چوں

عويل المستضعفين والبكاء - فاذن للذين قتل الكفرة اخوانهم والبنين - وقيل اقتلوا

آں تجاوزہا را حدے و نہایتے نماند و فریاد کمزوران و گریہ شان بدرگاہ خداوند عزوجل رسید پس خدائے عادل آنانرا

القاتلين والمعاونين - ولا تعتدوا فان الله لا يحب المعتدين - هنالك جاء امر الجهاد -

اجازت مقاتلہ و محاربہ داد چراکہ عزیزان و برادران و پسران شان از دست ظالماں کشتہ شدہ بودند و گفتہ شد کہ

وما كان اكراه فى الدين وما جبر على العباد - وما بعث نبى سفاكا بل جاؤا كالعهاد - وما

قاتلان و مددگاران ایشان را بکشید و از حد تجاوز نکنید کہ خدا تجاوز کنندگان را دوست نمی دارد - پس در آنوقت

قاتلوا الا بعد الاذى الكثير والقتل والنهب والسبى من ايدى العدا وغلوهم فى

امر جہاد و جنگ آمدہ بود و ہرگز ایں ارادہ نبود کہ باکراہ و جبر مردم را در دین اسلام داخل کنند - و ہیچ نبی بہ ناحق

الفساد - فرفعت هذه السنة برفع اسبابها فى هذه الايام - وامرنا ان نعد للكافرين

کشندہ در دنیا نیامدہ است - بلکہ ہمہ انبیا چوں باران رحمت آمدہ اند و ہرگز جنگ نکردہ اند مگر در آں صورت کہ مدتے دراز

كما يعدون لنا ولا نرفع الحسام قبل ان نقتل بالحسام - وترون ان النصارى لا يقتلوننا

ایذا کشیدند - و قتل و غارت و غلام گرفتن از دشمنان دیدند و در فساد جوش اوشاں را مشاہدہ کردند - پس ایں طریق

فى امر الدين - ولا قوم آخرون من البعيد والقـ[illegible]ـين - فهذه السيرة عار للاسلام - ان

در ایں زمانہ ازیں وجہ متروک شد کہ اسباب آں معدوم شدند و ما را حکم شد کہ بمقابل کافراں ہماں چیز [illegible] کنیم کہ ادشاں

نترك الرفق لقوم رفقوا فامعنوا يا معشر الكرام - وقد جاء فى صحيح البخارى ان المسيح

اختیار کردہ باشند و بمقابل آناں کہ ما را بہ شمشیر نمی کشند بشمشیر نپردازیم و شما می بینید کہ عیسائیاں در امر دین ما را نمی کشند و نہ قومے

الموعود يضع الحرب - يعني لايستعمل الطعن ولا الضرب - فما كان لي ان اخالف

دیگر از نزدیکان و دوران برائے مذہب جنگ می کنند - پس این سیرت برائے اسلام جائے عار است کہ با نرمی کنندگان

امر النبي الكريم - عليه سلام الله الرؤف الرحيم - وقد جرت عليه سنة نبينا

نرمی بکردہ آید - در صحیح بخاری آمدہ است کہ مسیح موعود جنگ نخواہد کرد - و شمشیر و نیزہ را نخواہد گرفت - پس مرا کہ مسیح

خاتم النبيين - فاي امر افضل منه يا معشر العاقلين - ويكفي لكم ما قال سيدنا خاتم

موعودم نمی سزد کہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم را بگذارم و وصیت او را کہ سلام خدا برو باد ترک کنم چرا کہ با نرمی کنندگان

النبيين - عليه صلوٰة الله والملائكة والصالحين من الناس اجمعين - ثم معذالك

نرمی کردن امرے است کہ بر آں سنت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم رفتہ است - پس ازیں بزرگتر کدام امر خواہد بود کہ

قد ثبت ان الاحاديث التي جاءت في المهدي الغازي المحارب من نسل الفاطمة

پیروی آں کنم - و شمارا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے پیروی کافی است بر او درود خدا و فرشتگان و تمام نکوکاران باد -

الزهراء - كلها ضعيفة مجروحة بل اكثرها موضوعة ومن قسم الافتراء - وما وثق

باز با این ہمہ این امر نیز بپایہ ثبوت رسیدہ است کہ ہمہ آں حدیثہا کہ دربارہ مہدی غازی آمدہ اند کہ بزعم علما از اولاد فاطمہ رضی اللہ

رواتها - واشكل على المحدثين اثباتها - ولاجل ذالك تركها الامام البخاري والمسلم و

عنہا خواہد بود ضعیف و مجروح ہستند بلکہ اکثر آں حدیثہا موضوع و از قسم افترا ثابت شدہ اند و راویاں آں حدیثہا در نظر محدثان

الامام الهمام صاحب الموطاء وجرحها كثير من المحدثين - فمن زعم ان المهدي

معتبر نیستند - و بر علماء فن حدیث اثبات صحت آں حدیث ہا بسیار مشکل گردیدہ و ازہمیں سبب امام بخاری و امام مسلم و امام مالک

المعهود والمسيح الموعود رجلان يخرجان كالمجاهدين - ويسلان السيف على النصارٰے

رضی اللہ عنہم آں احادیث را در کتب خود ذکر نفرمودہ اند و بسیارے از محدثان بر آں حدیث ہا جرح کردہ - پس آنانکہ ایں اعتقاد

والمشركين - فقد افترى على الله ورسوله خاتم النبيين - وقال قولا لا اصل له في

می دارند کہ مہدی و مسیح دو کساں ہستند کہ ہمچو جہاد کنندگاں خروج خواہند کرد و بر عیسائیاں و مشرکان شمشیر خواہند کشید ایشاں

القران ولا في الحديث ولا في اقوال المحققين - بل الحق الثابت انه لا مهدي الا عيسٰے

بر خدا و رسول او افترا کردہ اند و قولے گفتہ اند کہ اصل آں از قرآن و احادیث صحیحہ و بیان محققین بپایۂ ثبوت نمی رسد - بلکہ حق

ولا حرب ولا يؤخذ السيف ولا القنا - هذا ما ثبت من نبينا المصطفٰے - وما كان حديثٌ

ثابت ہمیں امر است کہ بجز مسیح موعود ہیچ کس مہدی نیست و او ہیچ شمشیر و نیزہ نخواہد گرفت - ہمیں قول است کہ از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ثابت گردیدہ

يفترى - وتشهد عليه الصحيحان فى القرون الاولى - بما تركا تلك الاحاديث وان فى هذا

و این حدیثے نیست کہ افترا کردہ شود و صحیح بخاری و صحیح مسلم بریں امر بریں طور گواہی دادہ اند کہ ایں احادیث را ذکر نہ کردہ و دریں

ثبوت لاولى النهى - وتلك شهادة عظمى - فانظر ان كنت من اهل التقى - واعلم انّ

عقلنداں را بر دعوی ما ثبوتے واضح است - پس اگر متقی ہستی دریں تامل کن و بداں کہ

عيسى المسيح نبى الله قد مات ولحق برسل خلوا وتركوا هذه الدنيا - وقد شهد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ اند و با نبیاء وفات یافتگان پیوستہ و خدائے ما

عليه ربنا فى كتابه الاجلى - وان شئت فاقرء فلما توفيتنى ولا تتبع قول الذين تركوا

در قرآن برآں گواہی دادہ و اگر بخواہی ایں آیت بخواں یعنے فلما توفیتنی و پیروی قول آنکساں مکن

القرآن بالهوى - وما اتوا عليه ببرهان اقوى - وقالوا وجدنا عليه آباءنا ولو كان

کہ قرآن را بہوائے نفس خود ترک کردہ اند و براں دلیلے نیاوردہ اند - و می گویند کہ ما پدران خود را بریں یافتہ ایم اگرچہ پدران

آباءهم بعدوا من الهدى - وانا نريكم آيات الله فكيف تكفرون - هذا ما قال

ایشاں از حق دور افتادہ باشند و ما آیتہائے قرآن بشما مے نمائیم پس چگونہ انکار آیتہا مے کنید

الله فباى حديث بعد كلام الله تؤمنون - اتتركون القرآن باقوال لا تعرفون -

و بعد کلام الہی کدام سخن را باور خواہید کرد - آیا قرآن را باقوال ناشناختہ ترک خواہید نمود

اتجعلون رزقكم انكم تكذبون - وتؤثرون الشك على اليقين - ولا قول كقول ربّ

آیا نصیبۂ شما ہمیں است کہ تکذیب کلام الہی کنید و شک را بر یقین بگزینید و ہیچ قولے چوں قول خداوند

العلمين - وانا اثبتنا ان عيسى عليه السلام هاجر من وطنه بعد واقعة الصليب - و

عالمیان نیست و ما ثابت کردہ ایم کہ حضرت عیسے علیہ السلام بعد از واقعہ صلیب از وطن خود ہجرت کردہ بود

الهجرة من سنن المرسلين باذن الله الحجيب القريب - ثم سافر الى هذه الديار -

و ہجرت سنت انبیاء علیہم السلام است باز سوے ایں ملک کہ ملک ہندوستان

ديار الهند كما جاء فى الآثار - وكمل الله عمره الى مائة وعشرين كما جاء فى الحديث

است سفر کرد چنانچہ در آثار آمدہ است و خدا تعالےٰ او را یکصد و بست سال عمر عنایت فرمود چنانکہ در حدیث جناب

من النبى المختار - ثم مات ودفن فى ارض قريبة من هذه الاقطار - وقبره موجود

نبی علیہ السلام آمدہ است و از ملک ما در قریب تر زمین دفن شد و قبر او در

فی سری نکر الکشمیر الی ھذا الزمان - ومشہور بین العوام والخواص والاعیان - و

سری نگر کشمیر تا ایں زمان موجود است و در خاص و عام مشہور است و مردم زیارت آں قبر

یُزار و یتبرک بہ فاسئل اھلھا العارفین - انکنت من المرتابین - وانظر کیف مُزّقت

مے کنند پس اگر شک باشد از اہل کشمیر باید پرسید و غور باید کرد کہ چگونہ آں

تلک الخیالات - ولم یبق لھا اثر وبطلت تلک الروایات - فانکشف ان المراد من المسیح

خیالات پارہ پارہ شدند و از انہا اثرے نماند و روایت باطل شدند پس متحقق شد کہ مراد ازیں لفظ کہ مسیح

النازل رجل اُعطی لہ خلق المسیح - وھو الذی یکلّمکم یا اولی النھی والفہم الصحیح -

نازل خواہد شد ظہور مردے است کہ بر خلق مسیح باشد و او ہماں مرد است کہ با شما کلام می کند ای ارباب فہم صحیح

واعلموا ان وقت الجہاد السیفی قد مضیٰ - ولم یبق الا جہاد القلم والدعاء وآیات عظمے - و

بدانید کہ وقت جہاد سیفی درگذشت - و بجز جہاد قلم و دعا و نشانہائے عظمیٰ ہیچ چیزے باقی نماندہ و

الذین یعتقدون ان الجہاد السیفی سیجب عند ظہور الامام - فقد اخطاءوا - وانا للہ

آنانکہ ایں اعتقاد می دارند کہ جہاد سیفی عنقریب بر وقت ظہور امام مہدی واجب خواہد شد پس ایشاں خطا کردہ اند

علی زلة الاقدام - وما ھذا الاخطاء نشاء من قلة التدبر فی احادیث خیر الانام - ومن

و بر لغزش قدم شاں جائے انا للہ گفتن است و ایں خطا بوجہ قلت تدبر در احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بظہور

عدم التفریق بین الموضوعات والصحاح واتباع الاوھام - والاسف کل الاسف علی

آمدہ است و نیز ازیں جہت کہ در موضوعات و احادیث صحیحہ فرقے نکردہ اند و افسوس بر آں مردم است کہ میدانند

رجال یعلمون ان احادیث المھدی الغازی مجروحة غیر صحیحة - ثم یعتقدون

کہ احادیث آمدن مہدی غازی ضعیف و مجروح اند باز اعتقاد آمدن

بمجیئہ من غیر بصیرة - ولا یقولون قولا علی وجہ البصیرة - ولا یبتغون نور النصوص

او می دارند و ہیچ سخنے بر وجہ بصیرت نمی گویند و از نصوص نقلیہ و دلائل عقلیہ

النقلیة والدلائل العقلیة - وکانوا عاھدوا ان یمونوا خطط الاسلام - ولا یتبعوا قولا یخالف

نورے نمی خواہند و پیش ازیں عہد کردہ بودند کہ غمخواری مہمات اسلام خواہند کرد و ہیچ قولے را

قول سیدنا خیر الانام - فلا شك ان وجودھم کان من احدیٰ مصائب التی صُبّت

کہ مخالف قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باشد پیروی نخواہند کرد پس ہیچ شک نیست کہ وجود ایں مردم یکے از اں مصیبتہاست

على الدين المتين - فانهم لايتبعون نورا بل يمشون كالعمين - وماكان علمهم مطهّرا

كه براسلام نازل شده اند - زیراکه اوشان پیروی نور نمی کنند بلکه همچو نابینایان می روند وعلم شان از شک وریب پاک

من الشك والريب - وما رشحت على قلوبهم فيوض من الغيب - بل هم يقفون ما ليس

نیست ودر دلهاے شان فیضهائے غیب نازل نمی شوند بلکه ایشان چیزے را پیروی میکنند

لهم به من علم ولا بصيرة - ويتبع بعضهم بعضا من غير دراية ومعرفة - وكذالك

که برحقیقت آں مطلع نیستند وهیچ بصیرتے ندارند وبعض بعض را پیروی می کنند بغیر اینکه علم ومعرفت داشته باشند وهمچنیں

جعلوا دين الله بجهلهم عرضة المعترضين المتعصبين - ولعبة اللاعبين الغافلين

از نادانی ہائے خود دین الٰہی را نشانۂ معترضان متعصب کرده اند وبازیگاه بازی کنندگان غفلت شعار

قوم جهلوا معرفة الامور الدينية والدقائق الشرعية وصاروا ائمة قوم جاهلين -

نموده اند - ایشان قومے هستند که معارف دینیه ودقائق شرعیه را فراموش کرده اند وچند نادانان را پیرو خود ساخته -

يفتون ولا يعلمون - ويؤمّون ولا يتفقهون - ويقولون ولا يفعلون - لا يمسّون شيئا

فتوی ہا می دهند وجواب صحیح را نمی دانند وپیشرو می شوند وهیچ دین تفقه نمی دارند ومی گویند ونمی کنند - از معارف قرآن

من معارف الفرقان - ولا يتبعون رجال هذا الميدان - ويعظون ولا يفهمون

چیزے را مس نمی کنند ونه مردان ایں میدان را پیروی می گردند ومردم را وعظ می کنند ونمی دانند

ما يخرج من افواههم وما كانوا مبصرين ولا مفكرين - ولا على الله مقبلين - وان

که چه چیزے از دہان شان بیروں می آید وچشم بیننده نمی دارند ونه فکرے می کنند ونه از خدا ہدایت مے خواہند - واندازه

بضاعة علمهم مزجاة ناقصة - وان قلوبهم على الدنيا مائلة ساقطة - فكيف يفهمون

علم شان بسیار کم وناقص افتاده ودل شان بردنیا نگوں گردیده پس چگونه

معضلات الدين - وكيف يطلعون على معارف شرع المتين - فان معارف الله

مشکلات دین را بفهمند وچگونه برمعارف شرع متین اطلاع داده شوند چراکه معارف الٰهیه

لا تنكشف الا على قلوب صافية - وابواب الدين لا تفتح الا على همم على الله مقبلة -

فقط برآں دلہا منکشف می شوند که صافی باشند ودرہائے دین فقط برآں ہمت ہا می کشایند که بخدا رو آرند

ولا تتجلّى الحقائق الا على افكار الى الرحمان حافدة - ثم مع ذالك وجب على رجال

ودقائق برآں فکرہا پرتوه می اندازند که سوئے رحمان رونده باشند بازبا ایں ہمه برمردانے که میدانہائے مناظرات

يقصدون لمواطن المباحثات و يقتحمون سيول المباحثات ان يكونوا متوغلين فی

راپیش می آیند و در سیلابہائے مباحثات داخل می شوند واجب است کہ در علوم عربیہ مہارتے تام داشتہ باشند

العلوم العربية - و مرتوين من العيون الادبية - و مطلعين على فنون الكلام والاساليب

و از چشمہ ہائے ادب سیرابی ہا نصیب شان باشد - و بر فنون کلام و طرز ہائے عجیبہ غریبہ آں

الغريبة العجيبة - وقادرين على محاسن الكنايات - ومقتدرين على طرق التفهيمات -

مطلع باشند و بر محاسن کنایات و طریقہ ہائے تفہیم قدرتے حاصل دارند

وعارفين لمحاورات اللسان - وضابطين لقوانين العاصمة من الخطاء في الفهم

و بہ محاورات زبان عرب معرفت حاصل کردہ باشند - و آں قواعد در ضبط شان بودہ باشد کہ بداں ہا از خطا در فہم و

والغلط في البيان - واني لهولاء هذه الكمالات - فليس في ايديهم الا الخرافات -

غلطی کردن در بیان محفوظ و معصوم باشند - و ایں مردم را ایں کمالات کجا حاصل اند و در دست شان بجز خرافات چیزے

فليبك عليهم من كان من الباكين - اينتظرون المهدي الغازي ليسفك الدماء

نیست - پس ہر کہ گریستن می خواہد برایشاں بگرید - آیا انتظار آں مہدی جنگ کنندہ می کنند کہ تا خونہا بریزد

ويقتل الاعداء - ويقطع الهام - وبالسيف يشيع الاسلام - مع انه ليس بثابت

و دشمنان را قتل کند و سرہا ببرد و بہ زور شمشیر اشاعت اسلام کند باوجود اینکہ ایں امر از

من الاحاديث الصحيحة - ولا النصوص الفرقانية - بل ثبت على خلافه عند

احادیث صحیحہ ثابت نیست و نہ از نصوص فرقانیہ ثابت است بلکہ نزدیک محققین برخلاف آں ثابت

المحققين - ثم مع ذلك هذا امر ينكره العقل السليم - ويابى الفهم المستقيم - فاسئل

شدہ است باز باوجود ایں امر کہ ہمچو ایں خونریزیہا از قرآن و حدیث ثابت نیستند ایں طرق خود نزد عقل سلیم قابل

المتدبرين - وانت تعلم ان زماننا هذا زمان لا يسطو احد علينا للمذهب

پذیرائی نیست و از قبول آں فہم مستقیم انکار می کند پس از تدبر کنندگان بپرس - و تو میدانی کہ ایں زمانہ چناں زمانیست

بالسيف والسنان - ولا يجبر احد لنتبع دينه ونترك دين الله خير الاديان -

کہ ہیچ کس برائے مذہب بہ تیغ و نیزہ بر ما حملہ نمی کند و نہ کسے بر ما جبر می کند تا اکراہ در دین او داخل شویم و دین اسلام را کہ

فلا نحتاج في هذه الايام الى الحرب والانتقام - ولا الى تثقيف العوالي وتشهير

خیر الادیان است ترک کنیم - پس ما دریں روزہا بسوئے حرب و انتقام محتاج نیستیم و نہ سوئے ایں امر محتاجیم کہ نیزہ ہا را تیز و

الحسام - بل صارت هذه الامور كشريعة نُسخت - وطُرق بُدّلت - فلمّا ما بقي

راست بکنیم وشمشیرہا از نیام بیروں آریم بلکہ ایں امر بشابہ شریعتے شدہ اند کہ منسوخ شدہ باشد وبشابہ راہ ہائے کہ

حاجة الى الغزاة والمحاربة - اقيم مقام هذا تمام الحجّة بالدلائل الواضحة

تبدیل یافتہ باشند - پس ہرگاہ ہیچ حاجت سوئے جنگ ومحاربہ نماند قائم مقام آں دلائل واضحہ قطعیہ شدند -

القطعية - واثبات الدعاوى بالبراهين الصادقة الصحيحة - وكذالك وُضعت

وبراہین صادقہ صحیحہ برائے اثبات دعوی کافی شمردہ شدند وہمچنیں بجائے جنگہا

موضعها الآيات المنيرة - والخوارق الكبيرة - فان الحاجة قد اشتدت في وقتنا

نشان ہا وخوارق ہا قرار یافتند چراکہ در زمانہ ما برائے تقویت ایمان ضرور ستے

هذا الى تقوية الايمان - ونزول الآيات الجلية من الرحمان - ولا يفيدهم سفك

شدید است وخلق اللہ سوئے ایں محتاج است کہ نشانہائے روشن را بہ بینند وایشاں را خون ریختن

الدماء وضرب الاعناق - بل يزيد هذا انواع الشكوك والشقاق - فالمهدى

وگردن زدن ہیچ فائدہ نمی بخشد بلکہ ایں طریق از دست شکوک ومخالفت را می افزاید پس مہدی

الصدوق الذى اشتدت ضرورته لهذا الزمان - ليس رجل يتقلد الاسلحة ويعلم

راستباز کہ ضرورت او دریں زمان است چناں مردے نیست کہ سلاح بہ بندد و

فنون الحرب واستعمال السيف والسنان - بل الحق ان هذه العادات - يضر الدين

فنون حرب را بداند وتیغ ونیزہ را استعمال کند بلکہ ہمچو ایں عادات دریں زمانہ دین را ضرر می رسانند

في هذه الاوقات - ويختلج في صدور الناس - من انواع الشكوك والوسواس -

وانواع اقسام وساوس در دلہائے مردم می گذرند

ويزعمون ان المسلمين قوم ليس عندهم الا السيف والتخويف بالسنان - ولا يعلمون

وگمان می کنند کہ مسلمانان قومے ہستند کہ نزد شاں بجز بہ شمشیر ترسانیدن ونیزہ ہا چیزے دیگر نیست وبجز

الا قتل الانسان - فالامام الذى تطلبه في هذا الزمان قلوب الطالبين - و

کشتن مردم چیزے دیگر نمی دانند - پس آں امام کہ دریں زمانہ دلہائے طالبان او را می جویند و

تستقریه النفوس كالجائعين - رجل صالح مهذب بالاخلاق الفاضلة - ومتصف

جانہا ہمچو گرسنہ ہا تلاش او می کنند آں مردے نیکوکار است کہ باخلاق فاضلہ آراستہ وبصفات

بالصفات الجليلة المرضية - ثم معذالك كان من الذين اوتوالحكمة والمعرفة - و

بزرگ پسندیده متصف باشد   باز با این همه این هم شرط است که او از ان مردم باشد که از حضرت فیاض مطلق حکمت

رزقوا البراهين والادلة القاطعة - وفاق الكل فى العلوم الالهية - وسبق الاقران

و معرفت نصیب شان گردیده و براهین و ادله قاطعه داده شده و از همه مردم در علوم الهیه فوقیت حاصل کرده - و از هم جنسان خود

فى دقائق النواميس ومعضلات الشرعية - وكان يقدر على كلام يوثر فى قلوب

در کتب الهیه و غوامض شریعت سبقت برده   و او را قدرتے بر چنیں سخنے باشد که در دل حاضران فرود آید

الجلاس - ويتفوه بكلم يستملحها الخواص وعامة الناس - وكان مقتضبا بملفوظات

و کلماتے از دهن او بیرون آیند که خواص مردم را ملیح نمایند و عامة الناس را نیز هم - و بر بدیهه گفتن سخنانے

تحكى لآلى منضدة - ومرتجلا بنكات تضاهى قطوفا مذللة - مارنا على حسن الجواب -

قادر باشد که درهائے باهم ترتیب داده را مشابه باشند و بطور حاضر جوابے نکته ها بگوید که بخوشه هائے انگور تشبیه دارند

وفصل الخطاب - مستمكنا من قول هو اقرب بالاذهان - وادخل فى الجنان -

بر حسن جواب ملکه کامله دارد و قوت فیصله در و موجود باشد و چناں سخنے تواند گفت که قریبتر باذهان و فرود آینده بدلها

مبكتا للمخالفين فى كل مورد ترده - ومسكتا للمنكرين فى كل كلام اورده - فلا

باشد و چناں باشد که در هر مورد سے کوارد شود و نزد هر کلامے که بگوید خصم را ساکت تواند کرد   پس

سيف فى هذا الزمان الا سيف قوة البيان - ولا اجد فى هذا العصر تاثير القنات -

دریں زمانه بجز شمشیر قوت بیان هیچ شمشیر نیست   و من دریں روزها تاثیر نیزه در هیچ چیز بجز دلائل و

الا فى البراهين والادلة والآيات - فامام هذا العصر امرء كان فارس مضمار

نشانها نمی بینم   پس امام این زمانه مردے است که فارس میدان معرفت باشد

العرفان - والمؤيد من الله باى وغيرها من طرق اتمام الحجة وانواع البرهان -

و به نشانها و دیگر طریق هائے اتمام حجت و انواع برهان موید الهی باشد

وكان اعرف من غيره بكتاب الله الفرقان - ليرهب به اعداء الله ويشفى

و در علم فرقان از غیر خود زیاد تها داشته باشد   تا که بر دشمنان خدا رعب او طاری شود و

صدور الطالبين - وكان قادرا على اصلاح نفسه التى هى اعدى اعدائه -

دلهائے طالبان را شفا بخشد و بر اصلاح نفس خود که بدترین دشمنان است قادر باشد تا که نفس او

لتذوب بالكلية ولاتنازع الله في كبريائه - وكان متوكلا متواضعا مبتهلا لاعلاء

بکلی بگدازد ودر عزت وکبریائی حضرت جلشانه دم مشارکت نزند ونیز متوکل ومتواضع وبرائے اعلاء کلمه

الشريعة الغراء صابرا - شفقا على عباد الله ومجتهدا لهم بعقد الهمة والالحاح في الدعاء -

اسلام تضرع کننده باشد وصبر کننده وبندگان خدا شفقت دارنده وبعقد همت در زور دادن بر دعا ها کامیابی شان خواهنده باشد

ولا ينسى احدا من المخلصين ولو كانوا في ابعد اقاليم - ويجادل الله في اشقياء

وجهان باشد که کسے را از مخلصان خود فراموش نکند اگرچه او شان در دور ترین ولایت ها باشند وهمچو ابراهیم از بهر بدبختان جماعت

جماعته كابراهيم - وكان وجيها في حضرة رب العالمين - فان مثل الامام

خود به خدا تعالے مجادله کند ودر حضرت رب العالمين وجیه باشد چراکه مثل امام مثل آں

مثل رجل قوي تعلق باهدابه ضعيف اوشيخ كبير يتخاذل رجلاه - و

شخصے است که قوی باشد وبدامان او چناں کمزورے یا پیرے سالخورده پنجه زده باشد که هر دو پائے او سست و

ضعفت عيناه - فياخذ هذا الفتى الضعيف - والشيخ الفاني المزوف النحيف -

بے محل افتند وهر دو چشمان او کمزور اند - پس ایں جوان آں ضعیف وشیخ فانی مسلوب الحواس را می گیرد

ويعصمه من ان يظلم نفسه ويحيف - وكذالك ياخذ كلمن خيف عليه العثار

واز اینکه بر جان خود ظلم کند نگه می دارد وهم چنیں آں جوان آں پیرے را می گیرد که از ضعف

لضعف من المريرة - ويعطي غضا طريا كلمن احتاج الى امتراء الميرة - ويبلغ

قوت خود خطره لغزش دارد وهر یکے را که محتاج قوت لایموت است میوه هائے تر وتازه می دهد وکمزوران و

المستضعفين اللاغبين الى ديارهم كفتيان ناصرين - فالذي ما اوتي قلبه

درماندگان را همچو جوان مردان تا وطن شاں می رساند پس شخصے که دل او را صفت

صفة الشفقة والمواسات - وماله قوة وشجاعة كالابطال والكماة - ولا يقبل

شفقت وغمخواری نداده اند ونه در وے همچو دلیران وبهادران قوة شجاعت است ونه از خدا

على الله لخلقه بالبكاء والتضرعات - ولا يوجد فيه رحم اكثر من رحم الوالدات -

به تضرع بهتری مخلوق او می خواهد ودر وے رحمے زیاده تر از رحم مادران یافته نمی شود

فلا يؤتى له هذا المنصب ولا يوجد فيه شيء من هذه الآيات - وليس هو وارث

پس چنیں کسے را ایں منصب نمی دهند واز ایں نشان ها چیزے در و یافته نمی شود - واو وارث آنحضرت

امام الکونین وسید الکائنات - واما الذی اُعطی لہ ھذا التحنن والشفقت و
صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر آں کسے کہ او را ایں مہر و شفقت دادہ شد و او را ازیں
مُلِاءَ قلبہ بھذہ الصفات - مع انسلاخہ من اھواء النفس والشھوات - واستھلاکہ
صفت پر کردہ شد و با ایں ہمہ از ہوائے نفس و شہوات آں بیروں آمدہ و در محبت
فی حب اللہ وھویتہ فی ابتغاء وجہ اللہ والمرضاۃ - فھو کبریت احمر و بدرٌ تام
الٰہی فنا گشتہ او کبریت احمر و بدر تام است
و دوحۃ مبارکۃ للکائنات - لیستفیئ الناس ظلالہ - و یاتوہ لجلب البرکات -
و برائے مردم درختے مبارک است تا مردم زیر سایہ او بیایند و برای حصول برکات پیش او حاضر
وھو دار امن یحرس المضطرون خلالھا - ولیاخذوہ کھفا عند الآفات - وھو مبارک
شوند - و او خانہ امن و سلامتی است تا بے قراران درو داخل شوند و بوقت آفات او را
و بورک من حولہ و بشری لمن لاقاہ ورآہ - او سمع منہ بعض الکلمات انہ رجل یوالی
پناہ خود بگیرند - و او مبارک است و نیز آں کسے مبارک است کہ گرد اوسے گردد -
اللہ من والاہ - ویعادی من عاداہ - و یاتیہ السعداء من کل فج عمیق و دیار بعیدۃ - وھو
و بشارت باد کسے را کہ با او ملاقات کرد و او را دید و بعض کلمات او شنید - او مردے
کھف للملۃ واماں من اللہ لکل مسلم ومسلمۃ - ومن علامات صدقہ انہ یوذی فی اوّل امرہ
است کہ خدا دوست دارندگان او را دوست می دارد و دشمن دارندگان او را دشمن
و یسلط علیہ الاشرار - و یبسطوا الحجار - مستھزئین مکذبین - و یقولون فیہ اشیاء ویسبون
مے دارد - و نیک مرداں از ہمہ راہ ہائے دور و دراز پیش او مے آیند - و او
حجۃ تزئین - وھو یدبّ علی الارض دبّ الصوار - و یمشی ھونا کالاخیار - ولا یجزی السیئۃ بالسیئۃ
پناہ ملت و اماں خدا برائے ہر مسلم و مسلمہ می گردد و از علامات صدق او این
و یدفع بالتی ھی احسن وانسب لعباد الحضرۃ - حتی اذا تمّ ایام الابتلاء - وما قدّر علیہ من
است کہ او را در اول امر خود ایذا دادہ می شود و در حق او چیزہا مے گویند و
جور السفھاء - ینبّھہ فی روعہ ان یقبل علی اللہ کل الاقبال - و یسئل نصرتہ بالتضرع والابتھال
چوں جور و جفا بکمال مے رسد پس در دل او می دمند کہ سوئے خدا عز و جل متوجہ شود

فتتحرك فی باطنہ ھذہ الارادات - فیخر ساجداً للہ فتستجاب الدعوات - وتکون لہ
و مدد او نخواہد پس دعاے او قبول کردہ می شود و انجام کار فتح او رامی باشد و خدا راہمیں عادت
النصرۃ والفتح فی آخر الامر وفی المآل - ویخلق اللہ لہ اسبابا من السماء باللطف و
با اولیائے خود است کہ اوشاں باول حال مغلوب و مقہور و نشانۂ ایذاء دشمناں می باشند و انجام
النوال - ویفعل لہ افعالا یتحیر الخلق من تلک الافعال - ویقلب الامر کل التقلیب
کار فتح و ظفر نصیب ایشاں می گردد - و ایں چنیں مردم بعد از مرور سالہائے دراز مبعوث می شوند و چوں
ویومنہ من الخوف والاھتیال - وکذالک جرت عادتہ باولیائہ فانہ یجعل
فساد در زمین ظاہر شود و موجہا زند و مردم حدود خدا و تدعزوجل را فراموش کنند - و علماء را برائے
اعداءھم غالبین فی اول الامر ثم یجعل الخواتیم لھم وقد کتب ان العاقبۃ للمتقین -
اصلاح مردم قوت و قدرت نماند بلکہ خود ست و غافل و مغلوب نفسہائے خود شوند پس
ولا یبعث مثل ھذہ الرجال الا بعد مرور من القرون باذن اللہ الفعال - وبعد
دریں ہنگام از نزد او تعالے مردے مصلح پیدا می شود و او را علم و معرفت می بخشند و عنایت
فساد فی الارض وصول الاعداء وسیل الضلال - فاذا ظھر الفساد فی الارض وزاد
الہیہ تقاضائے فرماید کہ نبی یا محدث را مبعوث کند و خدمت دین سپرد فرماید و او بوقتے
العدوان - وکثر الفسق والعصیان - وقل المعرفۃ وصار الناس کالعمین - وجھلوا
مے آید کہ دلہائے سلیم در آنوقت ضرورتا ایں امر محسوس می کنند و ہر نفس بیدار می دریابد
حدود اللہ رب العالمین - وتطرق الفساد الی الاعمال والافعال والاقوال - وصار
کہ دریں وقت حاجت تائید الہی است و قوت شامہ ارواح شاں خوشبوئے او را محسوس
امر الدین مُتَشَتِّتاً ومشرفا علی الزوال - والاعداء مدوا ایدیھم الی بیضۃ الاسلام - وانتھی
می کند - پس مے آید و سیل فتنہا خشک می شوند و بر منکراں حجت تمام می گردد و محدث یا نبی بجز وقت
شعار الدین الی الانعدام - ومابقی فی وسع العلماء - ان یردوا الناس الی الصلاح والاتقاء -
ضرورت نمی آید و شمشیر نمی کشد مگر بر آناں کہ شمشیر کشیدہ باشند - بدانکہ اکثر مردم
بل العلماء وھنوا ونسوا خدمۃ الدین - وتمایلوا علی الدنیا الدنیۃ ومابقی لھم حظ من الایمان
در امر مہدی معہود خطا کردہ اند و او را بخونریزی و قتل نصاری و یہود منسوب

واليقين - ويبلغ امر الفساد والفسق والضلالة - الى منتهى الغي كعلة كانت في الدرجة الثالثة

گروه اند کہ علماء این دیار می گویند کہ در وقت مہدی شاہان ہندوستان را کہ یورپین

وما بقي رجاء ان يبرء الناس بمجرد القال والقيل - فعند ذالك يرسل مصلح ويعطى له من

باشند باخود کرده وطوق در گردن انداخته پیش مہدی حاضر خواہند ساخت - لیکن باید

لدن ربه علم ومعرفة وصدق وطرق اقامة الدليل - وطهارة واستقامة وعليه جرت عادة

دانست کہ این سخنہا محض افترا ہستند و بدست شان ہیچ حدیثے صحیح نیست و ایشان نزد

الرب الجليل - فالحاصل ان العناية الالهية تقتضي بالفضل والاحسان - ان يبعث نبيا ومحدثا

ثبوت راہی جویند کہ موجب اطمینان نفس گردد وحقیقت منکشف شود وہمچو محققان نظر را

في ذالك الزمان - ويفوض اليه هذه الخطة ويجتبيه لاصلاح نوع الانسان - فيجيء في وقت تشهد

نمی دوانند - ہمچو خانہ ہائے خالی اند یا ہمچو درختان بے بر - و نزد شان اگر چیزے ہست ہمیں روایتہا

فيه القلوب السليمة لضرورة داع من حضرة الكبرياء - ويحس كل نفس متيقظة حاجة الى تائيد رب السماء

ہستند کہ در آن گذاشته اند و بینی ہا کہ بہ تکبر بلند کرده و روہا کہ ترش اند و زبانہا کہ بہ بدگوئی دراز اند

ويجدون ريحه ونفحاته تفرح شامة ارواحهم فعند ذالك يظهر امر الله ونغيض سيل الفتن ويتم الحجة

و دلہا کہ کج اند و بینایانرا آرزوہا ہستند کہ ترک آنہا نمی کنند و خواہشہا ہستند کہ پوشیده می دارند و در چشمہای

على الكافرين - ولا ياتي الا عند الضرورات - ولا يسل السيف الا على الذين سلوها من الظالمين والعصاة -

تحقیق وارد نمی شوند و راہ ہائے باریک بینی را نمی جویند و کوششہائے خود را برائے دیدن حق خرچ نمی کنند

ثم اعلم ايها السعيد ان اكثر الناس قد خطوا وغلطوا في امر المهدي المعهود - ونسبوا اليه سفك

و ہیچ سعی بجا نمی آرند تا مردم را بہ یقین برسانند - و آخر کلام درین باب

الدماء وقتل كثير من النصارى واليهود - وقالوا ان ملوك النصارى الذين هم ملوك الهند من اهل

این است کہ من مسیح موعود و مہدی ام و برائے جنگہا

المغرب اعنى اليوروفين - يوخذون ويطوقون ثم يحضرون في حضرة المهدي صاغرين - وما لهم به من علم

نیامده ام بلکہ بر قدم حضرت عیسے علیہ السلام آمده ام

ان يقولون الا كالمفترين - وما عندهم الا احاديث ضعيفة ووضع من الواضعين - ولا تجد في ايديهم حديثا

تا کہ مردم را سوئے مکارم اخلاق وسوئے رب رحیم وکریم بخوانم - ومن ہیچ

صحیحا من خاتم النبیین - فاتقوا الله ولا تعتقدوا مثل هذه العقائد - ولا تستروا شریعة الله تحت الرز وانتم متعمّدین -

حاجت سوے کشیدن شمشیر نه می بینم بلکه ایں کار براے آں مذہب عارات

والذین لا یترکون هذه الاقاویل - ولا یستقرون البرهان والدلیل - ولا یطلبون نورا یشفی النفس - و

که در ذات خود روشنی می دارد - آرے حاجت ما سوئے قلم ہاست تا مردم

ینفی اللبس - ویکشف عن حقیقة العمی - ویوضح المعمّی - ولا یمعنون النظر کالمحققین - بل یتبع بعضهم بعضا

را از گمراہی رہا و طوفان آں گمراہی ہا نجات دہیم - و من چوں سوی علماء

کالعمین - ولا یسرحون الطرف کالمفتشین - فاولئک قوم یشابهون بهاما وخلبا - ویضاهون متصلفا

ایں دیار آمدم بر کفر من فتوی دادند و تکذیب من کردند و گفتند که دجال

قلبا - اوهم کبیوت عورة - اوکاشجار غیر مثمرة - لیس عندهم من غیر اللحی طولت - وآنف شمخت - ووجوه عبست

است و خدا تعالے ایشاں را نشانہا نمود و پیشگوئیہا بظہور آمدند و برکتہا

السن سلطت - وقلوب زاغت - ولهم امانی لا یترکونها - واهواء یخفقونها - فلا یریدون مناهل التحقیق - ولا

ظاہر شدند و ماہ و مہر در رمضان منکسف شدند لیکن ہیچ دلے نرم

یستقرون مجاهل التدقیق - ولا یبذلون جهدهم لرؤیة الحق المبین - ولا یجاهدون لایصال الناس الی نور الیقین

نشد و از گمراہی باز نیامدند و براے ایشاں کتابہاے ضخیم تالیف

وآخر الکلام فی هذا الباب - انی انا المسیح المهدی من رب الارباب - وما جئت للمحاربات - وما امرنی ربی

کردم پس قبول نکردند بلکہ ہمچو سفہا دشنام دادند و در گمراہی

للغزاة - انی جئت علی قدم ابن مریم لادعوا الناس الی مکارم الاخلاق والی رب اکرم وارحم ولا اری حاجة

و افراط در ظلم قدم پیش نہادند و او شاں را بصدق علامات واضح

الی سل السیوف من اجفانها - بل هی عار للملة احاطت البلاد بلعانها - نعم حاجة الی بری الاقلام لجولانها - لینجی

شد که من از طرف خدا تعالے ہستم مگر بجز فحش گفتن و ایذا دادن

الناس من الضلالات وطوفانها - واذا جئت علماء هذه الدیار - فکفرونی وکذبونی بالاصرار - واعرضوا عن الحق بالاستکبار -

ہیچ کار ایشاں نبود و از خداوند من نشانہا دیدند مگر قبول نکردند و

وقالوا دجال افتری - فاراهم الله الآیة الکبری - وظهرت انباء الغیب وبرکات عظمی - وخسف القمر والشمس فی رمضان

باز نیامدند و من در غیر وقت نزد شاں نیامدم بلکہ در وقت غربت

فما انقلب قلب الی الحق وما لان - وعرضت علیهم سبل الهدایة فما امتنعوا من العمایة والغوایة - والفت لهم مجلدات ضخیمة - وکتبا

اسلام ظاہر شدم و در ہنگام فسادے ظہور کردم که سوئے آں

مطولة مبسوطة - فما قبلوا الحق بل سبّوا كالسفهاء - وزادوا في البغي والاعتداء - وقد وضع لهم بصدق العلامات -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارت کردہ بود و بر سر صدی آمدہ ام و این

التي من الله رب السماوات - فما كان امرهم الا الفحش والايذاء - والشتم والازدراء - وقد رأوا من ربي آيات -

مردم این صدی را انتظار مے کردند و این را مبارک می دانستند و چون

وانواع تائيدات - فما قبلوا الظلماء وعلوا وما كانوا متقين - وما جئتهم في غير وقت بل جئت عند غربة الاسلام - و

نزد شان آمدم ہمہ علوم خود را پس پشت انداختند و اول دشمنان شدند

في زمان فساد اشار اليه سيدنا خير الانام - وعلى راس المائة - وكانوا من قبل ينتظرون وقت هذه المائة - و

و اگر خوف شمشیر دولت برطانیہ نبودے مرا قتل کردندے پس خدا را و این دولت

يحسبونها مباركة للملة - فلما جئتهم نبذوا علومهم وراء ظهورهم وصاروا اول المعادين - ولولا خوف سيف الدولة

برطانیہ را شکر مے کنیم کہ موجب نجات ما گردید و مالہائے ما و جانہائے ما و آبروہائے ما

البرطانية - لقتلوني بالسيوف والاسنة - ولكن الله منعهم بتوسط هذه الدولة المحسنة - فنشكر الله ونشكر

از ظلم ظالمان محفوظ ماند و زیر سایہ این دولت بامن بسر می بریم و از انواع عذابہا رستیم و نزول

هذه الدولة التي جعلها الله سببا لنجاتنا من ايدي الظالمين - انها حفظت اعراضنا ونفوسنا وامر الناس الناهبين

ایشان برائے ما ہمانا عزت و برکت گردید و ہمہ امیدہائے دنیوی را یافتیم - پس بر ما واجب گردید کہ اطاعت او کنیم و

وكيف لا نشكر وانا نعيش تحت هذه السلطنة بالامن وفراغ البال - ونجينا من انواع النكال - وصار نزولها

دعاء سلامت و اقبال او بصدق نیت کردہ باشیم - این دولت بدستہائے شوکت خود

لنا نزول العز والبركة - ونلنا غاية رجاءنا من امن الدنيا والعافية - فوجبت اطاعتها ودعاء اقبالها وسلامتها بصدق

ما را اسیر نکردہ است بلکہ بہ ایادی منت و احسان خود دلہای ما را اسیر گردانیدہ است پس

النية - انها ما اسرتنا بايدي السطوة بل جعل قلوبنا اساری بايادي المنة والنعمة - فوجب شكرها وشكر مبرتها - و

واجب است کہ شکر او و شکر احسان او کنیم و طاعت او و طاعت حکام او بجا آریم

وجب طاعتها وطاعة حكامها - اللهم اجز منا هذه الملكة المعظمة واحفظها بدولتها وعزتها يا ارحم الراحمين - آمين -

ای خدا این ملکہ معظمہ را از ما جزائے خیر بدہ - آمین -

الراقم المرزا غلام احمد القادیانی — **۲۱ فروری سنہ ۱۸۹۹ء**